اربعین

علاماتِ قیامت اور فتنوں کا ظہور

اَلْقَوْلُ الْحَسَن فِي عَلَامَاتِ السَّاعَةِ وَظُهُوْرِ الْفِتَن

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اَربعین

علاماتِ قیامت اور فتنوں کا ظہور

اَلْقَوْلُ الْحَسَنُ
فِي
عَلَامَاتِ السَّاعَةِ وَظُهُوْرِ الْفِتَنِ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی

اِہتمامِ اِشاعت: فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر ۱: دسمبر 2015ء

تعداد: 1,200

قیمت:

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

المحتويات

١. إِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ السَّاعَةِ ظُهُوْرَ الْفِتَنِ وَكَوْنَ الإِسَاءَاتِ الْاِجْتِمَاعِيَّةِ شَائِعَةً ٧

﴿فتنوں کا ظہور اور معاشرتی برائیوں کا عام ہوجانا علاماتِ قیامت میں سے ہے﴾

٢. بَيْعُ أَقْوَامٍ دِيْنَهُمْ وَأَخْلَاقَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا ٤٨

﴿لوگ اپنا دین اور اَخلاق قلیل دنیاوی متاع کے عوض فروخت کر ڈالیں گے﴾

٣. خُرُوْجُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ يَكُوْنُوْنَ مَارِقِيْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمُرُوْقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَالْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ ٥٣

﴿کمان سے نکلے تیر کی طرح دین سے خارج گروہ اور گمراہ لیڈر ظاہر ہوں گے﴾

٤. اَلصَّبْرُ عَلَى الدِّيْنِ فِي الْفِتَنِ وَاجْتِنَابُ الْفُرْقَةِ ٦٨

﴿دورِ فتن میں دین پر قائم رہنا اور فرقہ پرستی سے بچنا﴾

٥. إِسْنَادُ الْأَمْرِ إِلٰى غَيْرِ أَهْلِهٖ وَكَوْنُ سِيَادَةِ كُلِّ قَبِيْلَةٍ مِنْ مُنَافِقِيْهَا ٧٩

﴿حکومت نااَہل لوگوں کے سپرد کی جائے گی اور حکمران اور مقتدر لوگ منافق ہوں گے﴾

٦. كَوْنُ أَسْعَدِ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعَ ابْنَ لُكَعٍ ٩٤

﴿بدنامِ زمانہ بن بدنامِ زمانہ دنیا میں سب سے بڑا شریف اور معزز سمجھا جائے گا﴾

٧. اَلْحَذَرُ مِنْ فَقْدِ الشُّعُوْرِ وَاتِّبَاعِ رَأْيِ الْعَامَّةِ ٩٨

﴿شعور کے فقدان کے باعث رائے عامہ کی پیروی سے بچنے کا حکم﴾

٨. طُوْبٰى لِقَوْمٍ يُصْلِحُوْنَ عِنْدَ فَسَادِ النَّاسِ ١٠١

﴿فساد کے وقت اِصلاح کا فریضہ ادا کرنے والوں کے لیے مبارک باد﴾

المصادر والمراجع ١٠٥

إِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ السَّاعَةِ ظُهُوْرَ الْفِتَنِ وَكَوْنَ الإِسَاءَاتِ الْاِجْتِمَاعِيَّةِ شَائِعَةً

﴿فتنوں کا ظہور اور معاشرتی برائیوں کا عام ہو جانا علاماتِ قیامت میں سے ہے﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَاَلْقَوْا اِلَى اللهِ يَوْمَئِذِنِ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ○ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ○ (النحل، ۱۶/۸۷-۸۸)

اور یہ (مشرکین) اس دن اللہ کے حضور عاجزی و فرمانبرداری ظاہر کریں گے اور ان سے وہ سارا بہتان جاتا رہے گا جو یہ باندھا کرتے تھے○ جن لوگوں نے کفر کیا اور (دوسروں کو) اللہ کی راہ سے روکتے رہے ہم ان کے عذاب پر عذاب کا اضافہ کریں گے اس وجہ سے کہ وہ فساد انگیزی کرتے تھے○

(۲) وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ط وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ○ (الحجر، ۱۵/۸۵)

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے عبث پیدا نہیں کیا، اور یقیناً قیامت کی گھڑی آنے والی ہے سو (اے اخلاقِ مجسّم!) آپ بڑے حسن وخوبی کے ساتھ درگزر کرتے رہیئےo

(۳) اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰىo

(طٰہ، ۲۰/۱۵)

بے شک قیامت کی گھڑی آنے والی ہے، میں اسے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر جان کو اس (عمل) کا بدلہ دیا جائے جس کے لیے وہ کوشاں ہےo

(٤) وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَo قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَo

(سبا، ۳٤/۲۹-۳۰)

اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدۂ (آخرت) کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو؟o فرما دیجیے: تمہارے لئے وعدہ کا دن مقرر ہے نہ تم اس سے ایک گھڑی پیچھے رہوگے اور نہ آگے بڑھ سکوگےo

(٥) اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُo لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌo

(النجم، ۵۳/۵۷-۵۸)

آنے والی (قیامت کی گھڑی) قریب آ پہنچیo اللہ کے سوا اِسے کوئی ظاہر (اور قائم) کرنے والا نہیں ہےo

(٦) بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ○

(القمر، ٥٤/٤٦)

بلکہ اُن کا (اصل) وعدہ تو قیامت ہے اور قیامت کی گھڑی بہت ہی سخت اور بہت ہی تلخ ہے○

(٧) اَلْحَآقَّةُ○ مَا الْحَآقَّةُ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ○

(الحاقة، ٦٩/١-٣)

یقیناً واقع ہونے والی گھڑی○ کیا چیز ہے یقیناً واقع ہونے والی گھڑی○ اور آپ کو کس چیز نے خبردار کیا کہ یقیناً واقع ہونے والی (قیامت) کیسی ہے○

(٨) اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ○ (الشورىٰ، ٤٢/٤٢)

بس (ملامت و گرفت کی) راہ صرف اُن کے خلاف ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی و فساد پھیلاتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے○

(٩) هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ

انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَo (الأنعام، ٦/١٥٨)

وہ فقط اسی انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس (عذاب کے) فرشتے آ پہنچیں یا آپ کا رب (خود) آ جائے یا آپ کے رب کی کچھ (مخصوص) نشانیاں (عیاناً) آ جائیں۔ (انہیں بتا دیجیے کہ) جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں (یوں ظاہراً) آ پہنچیں گی (تو اس وقت) کسی (ایسے) شخص کا ایمان اسے فائدہ نہیں پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان (کی حالت) میں کوئی نیکی نہیں کمائی تھی، فرما دیجیے: تم انتظار کرو ہم (بھی) منتظر ہیںo

(١٠) وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَo قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَايَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِيْمَانُهُمْ وَلَاهُمْ يُنْظَرُوْنَ o فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَo (السجدة، ٣٢/٢٨-٣٠)

اور کہتے ہیں یہ فیصلہ (کا دن) کب ہوگا اگر تم سچے ہوo آپ فرما دیں: فیصلہ کے دن نہ کافروں کو ان کا ایمان فائدہ دے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گیo پس آپ اُن سے منہ پھیر لیجیے اور انتظار کیجیے اور وہ لوگ (بھی) انتظار کر رہے ہیںo

(١١) فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةًۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَاۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰهُمْo (محمد، ٤٧/١٨)

تو اب یہ (منکر) لوگ صرف قیامت ہی کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان پر

اچانک آ پہنچے؟ سو واقعی اس کی نشانیاں (قریب) آ پہنچی ہیں، پھر انہیں ان کی نصیحت کہاں (مفید) ہوگی جب (خود) قیامت (ہی) آ پہنچے گی○

(۱۲) اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ غَمْرَۃٍ سَاھُوْنَ○ یَسْئَلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ○ یَوْمَ ھُمْ عَلَی النَّارِ یُفْتَنُوْنَ○ (الذاریات، ۵۱/۱۱-۱۳)

جو جہالت وغفلت میں (آخرت کو) بھول جانے والے ہیں○ پوچھتے ہیں یومِ جزا کب ہوگا؟○ (فرما دیجیے:) اُس دن (ہوگا جب) وہ آتشِ دوزخ میں تپائے جائیں گے○

(۱۳) اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ط اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ○ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ○ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللہُ فَمَا لَہٗ مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْ م بَعْدِہٖ ط وَتَرَی الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ یَقُوْلُوْنَ ھَلْ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ○ (الشوریٰ، ۴۲/۴۲-۴۴)

بس (ملامت وگرفت کی) راہ صرف اُن کے خلاف ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی و فساد پھیلاتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے○ اور یقیناً جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے تو بے شک یہ بلند ہمت کاموں میں سے ہے○ اور جسے اللہ گمراہ ٹھہرا دے تو اُس کے

لیے اُس کے بعد کوئی کارساز نہیں ہوتا، اور آپ ظالموں کو دیکھیں گے کہ جب وہ عذابِ (آخرت) دیکھ لیں گے (تو) کہیں گے: کیا (دنیا میں) پلٹ جانے کی کوئی سبیل ہے؟o

(١٤) وَقَالُوْٓاءَ اِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًاo قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًاo اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ج فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ط قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ج فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ط قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًاo

(الإسراء، ١٧/ ٤٩-٥١)

اور کہتے ہیں: جب ہم (مرکر بوسیدہ) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہمیں ازسرِنو پیدا کر کے اٹھایا جائے گا؟o فرما دیجیے: تم پتھر ہو جاؤ یا لوہاo یا کوئی ایسی مخلوق جو تمہارے خیال میں (ان چیزوں سے بھی) زیادہ سخت ہو (کہ اس میں زندگی پانے کی بالکل صلاحیت ہی نہ ہو)، پھر وہ (اس حال میں) کہیں گے کہ ہمیں کون دوبارہ زندہ کرے گا؟ فرما دیجیے: وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا فرمایا تھا، پھر وہ (تعجب اور تمسخر کے طور پر) آپ کے سامنے اپنے سر ہلا دیں گے اور کہیں گے: یہ کب ہوگا؟ فرما دیجیے: امید ہے جلد ہی ہو جائے گاo

(١٥) وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌo ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَo اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَo قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَo فَاِنَّمَا

هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَاهُمْ يَنْظُرُوْنَ○ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ○
(الصافات، ۳۷/۱۵-۲۰)

اور کہتے ہیں کہ یہ تو صرف کھلا جادو ہے○ کیا جب ہم مرجائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو ہم یقینی طور پر (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے؟○ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (اٹھائے جائیں گے)؟○ فرما دیجیے: ہاں اور (بلکہ) تم ذلیل و رسوا (بھی) ہو گے○ پس وہ تو محض ایک (زور دار آواز کی) سخت جھڑک ہوگی سو سب اچانک (اٹھ کر) دیکھنے لگ جائیں گے○ اور کہیں گے: ہائے ہماری شامت، یہ تو جزا کا دن ہے○

(۱٦) يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ط قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللهِ ط وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا○ (الأحزاب، ۳۳/٦۳)

لوگ آپ سے قیامت کے (وقت کے) بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ فرمادیجیے: اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، اور آپ کو کِس نے آگاہ کیا شاید قیامت قریب ہی آچکی ہو○

(۱۷) اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا○ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا○ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا○ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا○ (الزلزال، ۹۹/۱-٤)

جب زمین اپنے سخت بھونچال سے بڑی شدت کے ساتھ تھرتھرائی جائے گی○ اور زمین اپنے (سب) بوجھ نکال باہر پھینکے گی○ اور انسان (حیران و

ششدر ہو کر) کہے گا: اسے کیا ہوگیا ہے○ اس دن وہ اپنے حالات خود ظاہر کر دے گی○

(١٨) اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ○ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ○ وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ○ وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ○ (الانشقاق، ٨٤/١-٤)

جب (سب) آسمانی کرّے پھٹ جائیں گے○ اور اپنے رب کا حکمِ (اِنشقاق) بجا لائیں گے اور (یہی تعمیلِ اَمر) اُس کے لائق ہے○ اور جب زمین (ریزہ ریزہ کر کے) پھیلا دی جائے گی○ اور جو کچھ اس کے اندر ہے وہ اسے نکال باہر پھینکے گی اور خالی ہو جائے گی○

(١٩) وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ○ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ○ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ○ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ○ ثُمَّ مَآ اَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ○ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ط وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ○

(الانفطار، ٨٢/١٤-١٩)

اور بے شک بدکار دوزخِ (سوزاں) میں ہوں گے○ وہ اس میں قیامت کے روز داخل ہوں گے○ اور وہ اس (دوزخ) سے (کبھی بھی) غائب نہ ہو سکیں گے○ اور آپ نے کیا سمجھا کہ روزِ جزا کیا ہے○ پھر آپ نے کیا جانا کہ روزِ جزا کیا ہے○ (یہ) وہ دن ہے جب کوئی شخص کسی کے لیے کسی چیز کا مالک نہ ہوگا، اور حکم فرمائی اس دن اللہ ہی کی ہو گی○

(۲۰) اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ○ ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ○ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی○ اَلَمْ یَکُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی○ ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰی○ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی○ اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی○ (القیامة، ٣٤-٤٠)

تمہارے لیے (مرتے وقت) تباہی ہے، پھر (قبر میں) تباہی ہے○ پھر تمہارے لیے (روزِ قیامت) ہلاکت ہے، پھر (دوزخ کی) ہلاکت ہے○ کیا اِنسان یہ خیال کرتا ہے کہ اُسے بے کار (بغیر حساب و کتاب کے) چھوڑ دیا جائے گا○ کیا وہ (اپنی اِبتداء میں) منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکا دیا جاتا ہے○ پھر وہ (رحم میں جال کی طرح جما ہوا) ایک معلق وجود بن گیا، پھر اُس نے (تمام جسمانی اَعضاء کی اِبتدائی شکل کو اس وجود میں) پیدا فرمایا، پھر اس نے (انہیں) درست کیا○ پھر یہ کہ اس نے اسی نطفہ ہی کے ذریعہ دو قسمیں بنائیں: مرد اور عورت○ تو کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ مُردوں کو پھر سے زندہ کر دے○

اَلْحَدِیْث

١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بُعِثْتُ أَنَا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب قول النبي ﷺ: بعثت أنا والساعة كهاتين، ٥/٢٣٨٥، الرقم/٦١٣٩، ومسلم في

وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ. قَالَ: وَضَمَّ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطٰى.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو جوڑ کر فرمایا: میری بعثت اور قیامت اس طرح باہم جڑے ہوئے ہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ

.... الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب قرب السّاعة، ٤/٢٢٦٩، الرقم/٢٩٥١، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٤/٧٦١، الرقم/٣٧٤۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب كيف يقبض العلم، ١/٥٠، الرقم/١٠٠، ومسلم في الصحيح، كتاب العلم، باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل، ٤/٢٠٥٨، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في ذهاب العلم، ٥/٣١، الرقم/٢٦٥٢، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب اجتناب الرأي والقياس، ١/٢٠، الرقم/٥٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٥٥، الرقم/٥٩٠٧، والدارمي في السنن، المقدمة، باب في ذهاب العلم، ١/٨٩، الرقم/٢٣٩، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٤٣٢، الرقم/٤٥٧١، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢١، الرقم/٥٥۔

ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے سینے سے نکال لے، بلکہ علماء کو ایک ایک کرکے اٹھاتا رہے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جہلاء کو اپنا راہنما بنا لیں گے۔ ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. **عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ مِنْ**

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب يقل الرجال ويكثر النساء، ٥/٢٠٠٥، الرقم/٤٩٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب العلم، باب رفع العلم وقبضته وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ٤/٢٠٥٦، الرقم/٢٦٧١، والترمذي في السنن، كتاب

أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث ضرور بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اور میرے سوا اس حدیث کو تم سے کوئی بیان بھی نہیں کر سکتا۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اُٹھا لیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، زنا اور شراب پینے کی کثرت ہو جائے گی، مرد کم ہو جائیں گے، عورتیں بڑھ جائیں گی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوْسٰى رضی اللہ عنہما، قَالَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ

.... الفتن، باب ما جاء في أشراط الساعة، ٤/٤٩١، الرقم/٢٢٠٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب أشراط الساعة، ٢/١٣٤٣، الرقم/٤٠٤٥۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الفتن، باب ظهور الفتن، ٦/٢٥٩٠، الرقم/٦٦٥٣-٦٦٥٤، ومسلم في الصحيح، كتاب العلم، باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ٤/٢٠٥٦، الرقم/(١٠) ٢٦٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٩، الرقم/٣٦٩٥، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب

السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ، وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ (بن مسعود) اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: **قیامت سے** کچھ عرصہ پہلے کا زمانہ ایسا ہوگا کہ اُس میں (چہارسو) جہالت اُترے گی، علم اُٹھا لیا جائے گا اور ہرج زیادہ ہوگا اور ہرج قتل (و غارت) کو کہتے ہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ

.... ما جاء في الهرج والعبادة فيه، ٤/٤٨٩، الرقم/٢٢٠٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب ذهاب القرآن والعلم، ٢/١٣٤٥، الرقم/٤٠٥٠-٤٠٥١۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، ٤/٢٢٣١، الرقم/٢٩٠٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣٧١، الرقم/٧٠٧٤، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ١/٢٢٣، الرقم/٢٣۔

فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيْلَ: كَيْفَ يَكُوْنَ ذٰلِکَ؟ قَالَ: الْهَرْجُ، اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہو گی جب تک کہ لوگوں پر ایسا دن نہ آ جائے، جس میں نہ قاتل کو یہ علم ہو گا کہ اس نے کیوں قتل کیا اور نہ مقتول کو یہ خبر ہو گی کہ وہ کیوں قتل کیا گیا۔ عرض کیا گیا: (یارسول اللہ!) یہ کیسے ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بکثرت کشت و خون ہو گا، قاتل اور مقتول دونوں (اپنی بدنیتی اور ارادے کی وجہ سے) دوزخ میں ہوں گے۔

اِس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ: ذَکَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَالَ: ذَاکَ عِنْدَ

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٦٠، الرقم/١٧٥٠٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب ذهاب القرآن والعلم، ٢/ ١٣٤٤، الرقم/٤٠٤٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٤٥/٦، الرقم/٣٠١٩٩، والحاكم في المستدرك، ٦٨١/٣، الرقم/٦٥٠٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/ ٢٦٥، الرقم/٥٢٩١، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٤/ ٥٤، الرقم/١٩٩٩، وذكره الكناني في مصباح الوجاجة، ٤/١٩٤، الرقم/٨٢٤١۔

أَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَاءَنَا وَيُقْرِئُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَاءَهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ أَوَ لَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيءٍ مِمَّا فِيْهِمَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: وَرِجَالُ إِسْنَادِهٖ ثِقَاتٌ.

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی چیز (یعنی قیامت) کا تذکرہ کیا اور فرمایا: یہ اُس وقت ہوگا جب علم جاتا رہے گا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! علم کیسے جاتا رہے گا جبکہ ہم خود قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھائے گی اور تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے زیاد! تیری ماں تجھے گم پائے، میں تو تجھے مدینہ کے فقیہ تر لوگوں میں سے سمجھتا تھا، کیا یہ یہود و نصاریٰ تورات و انجیل نہیں پڑھتے، لیکن اُن کی کسی بات پر عمل نہیں کرتے (اسی بدعملی اور زبانی جمع خرچ کے نتیجہ میں یہ اُمت بھی وحی کی برکات سے محروم ہوجائے گی، بس قیل و قال باقی رہ جائے گا)۔

اس حدیث کو امام اَحمد، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ میں، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس کی اسناد کے رجال ثقہ ہیں۔

٧. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا اتُّخِذَ الْفَيءُ دُوَلًا وَالأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَأَدْنَى صَدِيْقَهُ وَأَقْصَى أَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذَالِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في علامة حلول المسخ والخسف، ٤/٤٩٥، الرقم/٢٢١١، ٢٢١٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٥٠، الرقم/٤٦٩، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٣/٦٨٣-٦٨٤، الرقم/٣٢٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٥، الرقم/٤٥٤٤-

....

حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب محصولات کو ذاتی دولت، امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے گا، غیر دینی کاموں کے لیے علم حاصل کیا جائے گا، مرد اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے گا اور اپنی ماں کی نافرمانی، اپنے دوست کو قریب کرے گا اور باپ کو دور، مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں گی، قبیلے کا بدکار شخص اُن کا سردار بن بیٹھے گا اور ذلیل آدمی قوم کا لیڈر (یعنی حکمران) بن جائے گا اور آدمی کی عزت محض اُس کے شر سے بچنے کے لیے کی جائے گی، گانے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان عام ہو جائے گا، (کھلے عام اور کثرت سے) شرابیں پی جانے لگیں گی اور بعد والے لوگ، پہلے لوگوں کو لعن طعن سے یاد کریں گے، اُس وقت سرخ آندھی، زلزلے، زمین میں دھنس جانے، شکلیں بگڑ جانے، آسمان سے پتھر برسنے اور طرح طرح کے لگاتار عذابوں کا انتظار کرو۔ یہ نشانیاں یکے بعد دیگرے یوں ظاہر ہوں گی جس طرح کسی ہار کا دھاگہ ٹوٹ جانے سے گرتے موتیوں کا تانتا بندھ جاتا ہے۔

اِس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ

۸: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب من هاب الفتيا وكره التنطع والتبدع، ١/٦٦، الرقم/١٤٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٢٥٢، الرقم/٢٠٤٦٥، والطبراني في المعجم الكبير،

....

أَنْ يُقْبَضَ، وَقَبْضُهُ أَنْ يُذْهَبَ بِأَصْحَابِهِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَتٰى يُفْتَقَرُ إِلَيْهِ أَوْ يُفْتَقَرُ إِلٰى مَا عِنْدَهُ، وَإِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ أَقْوَامًا يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُمْ يَدْعُوْنَكُمْ إِلٰى كِتَابِ اللهِ وَقَدْ نَبَذُوْهُ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ، فَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّبَدُّعَ، وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ، وَإِيَّاكُمْ وَالتَّعَمُّقَ، وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيْقِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت ابو قِلابہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم کے اُٹھ جانے سے پہلے پہلے علم حاصل کرلو، علم کا اُٹھ جانا یہ ہے کہ اہلِ علم رخصت ہو جائیں گے، خوب مضبوطی سے علم حاصل کرو، اُس شخص کو کیا خبر کہ کب اس کی طرف حاجتمندی پیش آ جائے یا اُس کے علم کی دوسروں کو ضرورت پیش آ جائے۔ عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جن کا دعویٰ یہ ہوگا کہ وہ تمہیں قرآنی دعوت دے رہے ہیں، حالانکہ انہوں نے کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیا ہوگا۔ اِس لیے علم پر مضبوطی سے قائم رہو۔ دین میں نئی باتوں، بے سود موشگافیوں اور غیر ضروری غور و خوض سے بچو اور (سلف صالحین کے) پرانے راستہ پر قائم رہو۔

.... ٩/ ١٧٠، الرقم/ ٨٨٤٥، وذكره الديلمي في مسند الفردوس، ٢/ ٤١، الرقم/ ٢٢٣٦۔

اِس حدیث کو امام دارمی، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُجْعَلَ كِتَابُ اللهِ عَارًا وَيَكُوْنَ الإِسْلَامُ غَرِيْبًا حَتّٰى يُنْقَصَ الْعِلْمُ وَيُهْرَمَ الزَّمَانُ وَيُنْقَصَ عُمَرَ الْبَشَرِ وَيُنْقَصَ السِّنُوْنُ وَالثَّمَرَاتُ وَيُؤْتَمِنُ التُّهَمَاءُ وَيُتَّهَمُ الْأَمُنَاءُ وَيُصَدِّقُ الْكَاذِبُ وَيُكَذِّبَ الصَّادِقُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قَالُوْا: مَا الْهَرْجُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الْقَتْلُ، اَلْقَتْلُ وَحَتّٰى تُبْنَى الْغُرُفُ فَتَطَاوَلُ وَحَتّٰى تَحْزَنَ ذَوَاتُ الْأَوْلَادِ وَتَفْرَحَ الْعَوَاقِرُ وَيُظْهَرَ الْبَغْيُّ وَالْحَسَدُ وَالشُّحُ وَيُغِيْضَ الْعِلْمُ غَيْضًا وَيُفِيْضَ الْجَهْلُ فَيْضًا وَيَكُوْنَ الْوَلَدُ غَيْضًا وَالشِّتَاءُ قَيْضًا وَحَتّٰى يُجْهَرَ بِالْفَحْشَاءِ وَتَزُوْلُ الْأَرْضُ زَوَالًا. (۱)

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

ایک روایت میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی یہاں تک

(۱) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۱/ ۲۷٤۔

کہ اللہ کی کتاب (پر عمل کرنے) کو عار ٹھہرایا جائے گا اور اسلام اجنبی ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور زمانہ بوڑھا ہو جائے گا، انسان کی عمر کم ہو جائے گی، ماہ و سال اور غلہ و ثمرات میں (بے برکتی اور) کمی رونما ہو گی، ناقابل اعتماد لوگوں کو امین اور امانت دار لوگوں کو ناقابل اعتماد سمجھا جائے گا، جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا قرار دیا جائے گا، ھرج عام ہو گا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قتل، قتل۔ اور یہاں تک کہ اونچی اونچی عمارتیں تعمیر کی جائیں گی اور ان پر فخر کیا جائے گا، یہاں تک کہ صاحب اولاد عورتیں غمزدہ ہوں گی اور بے اولاد خوش ہوں گی، ظلم، حسد اور لالچ کا دور دورہ ہو گا، علم کے سوتے خشک ہوتے جائیں گے اور جہالت کا سیلاب اُمنڈ آئے گا، اولاد غم و غصہ کا موجب ہو گی اور موسم سرما میں گرمی ہو گی۔ یہاں تک کہ بدکاری اعلانیہ ہونے لگے گی۔ ان حالات میں زمین کی طنابیں کھینچ دی جائیں گی۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ الْأَنْصَارِيِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ كَثْرَةِ الْمَطَرِ وَقِلَّةِ النَّبَاتِ وَكَثْرَةِ الْقُرَاءِ وَقِلَّةِ الْفُقَهَاءِ وَكَثْرَةِ الْأُمَرَاءِ وَقِلَّةِ

الْأُمَنَاءِ. (۱)

ذَکَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عبد الرحمٰن انصاری ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربِ قیامت کی نشانیوں میں بارش کا زیادہ ہو جانا، فصلوں کا کم ہو جانا، قراء کا زیادہ ہو جانا اور (شرعی احکام کی سمجھ بوجھ رکھنے والے) فقہاء کا کم ہو جانا، امراء کا زیادہ ہو جانا اور امانت داروں کا کم ہو جانا شامل ہے۔

اسے امام ہیثمی اور ہندی نے بیان کیا ہے۔

۹. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ﷛ قَالَ لِإِنْسَانٍ: إِنَّکَ فِي زَمَانٍ کَثِيْرٌ فُقَهَاؤُهُ قَلِيْلٌ قُرَّاؤُهُ تُحْفَظُ فِيْهِ حُدُوْدُ الْقُرْآنِ وَتُضَيَّعُ حُرُوْفُهُ قَلِيْلٌ مَنْ يَسْأَلُ کَثِيْرٌ مَنْ يُعْطِي يُطِيْلُوْنَ فِيْهِ الصَّلَاةَ وَيَقْصُرُوْنَ الْخُطْبَةَ يُبَدُّوْنَ أَعْمَالَهُمْ قَبْلَ أَهْوَائِهِمْ وَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ قَلِيْلٌ فُقَهَاؤُهُ کَثِيْرٌ قُرَّاؤُهُ يُحْفَظُ فِيْهِ حُرُوْفُ الْقُرْآنِ

---

(۱) ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۷/ ۳۳۱، والهندي في كنز العمال، ۱٤/ ۲۲۰، الرقم/۳۸٤۷۲۔

۹: أخرجه مالك بن أنس في الموطأ، كتاب النداء للصلاة، باب جامع الصلاة، ۱/ ۱۷۳، الرقم/٤۱۷، والمقرئ الداني في السنن الواردة في الفتن، ۳/٦۷٤– ٦۷٥، الرقم/۳۱۷۔

وَتُضَيَّعُ حُدُوْدُهُ كَثِيْرٌ مَنْ يَسْأَلُ قَلِيْلٌ مَنْ يُعْطِي يُطِيْلُوْنَ فِيْهِ الْخُطْبَةَ وَيَقْصُرُوْنَ الصَّلَاةَ يُبَدُّوْنَ فِيْهِ أَهْوَاءَهُمْ قَبْلَ أَعْمَالِهِمْ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْمُقْرِئُ.

یحیی بن سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: دیکھو! تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں فقیہ زیادہ ہیں اور قاری کم، اس زمانہ میں قرآن کے حروف سے زیادہ اس کی حدود کی نگہداشت کی جاتی ہے، مانگنے والے کم اور دینے والے زیادہ ہیں، خطبہ مختصر اور نماز لمبی ہوتی ہے، اس زمانہ میں لوگ اعمال کو خواہشات پر مقدم رکھتے ہیں۔ اور (قرب قیامت کے وقت) ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں فقیہ کم ہوں گے اور قاری زیادہ، قرآن کے حروف کی حفاظت کی جائے گی مگر اس کی حدود کو پامال کیا جائے گا، مانگنے والوں کی بھیڑ ہوگی لیکن دینے والے کم ہوں گے، تقریریں بڑی لمبی چوڑی کی جائیں گی لیکن نماز مختصر سی پڑھی جائے گی اور لوگ اعمال سے زیادہ اپنی خواہشات کو مقدم رکھیں گے۔

اسے امام مالک اور مقریٔ نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ عَامٌ إِلَّا وَهُوَ شَرٌّ مِنَ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ، أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَعْنِي عَاماً أَخْصَبَ مِنْ عَامٍ وَلَا أَمِيْرًا

۱۰: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب تغير الزمان وما يحدث فيه، ۱/ ۷٦، الرقم/۱۸۸۔

خَيْرًا مِنْ أَمِيْرٍ، وَلٰـكِنْ عُلَمَاؤُكُمْ وَخِيَارُكُمْ وَفُقَهَاؤُكُمْ يَذْهَبُوْنَ، ثُمَّ لَا تَجِدُوْنَ مِنْهُمْ خَلَفًا وَيَجِيءُ قَوْمٌ يَقِيْسُوْنَ الْأُمُوْرَ بِرَأْيِهِمْ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر ہر آئندہ سال پہلے سے برا آئے گا میری مراد یہ نہیں کہ پہلا سال دوسرے سال سے غلہ کی فراوانی میں اچھا ہوگا یا ایک امیر دوسرے امیر سے بہتر ہوگا، بلکہ میری مراد یہ ہے کہ تمہارے علماء صالحین اور فقیہ ایک ایک کرکے اُٹھتے جائیں گے اور تم اُن کا بدل نہیں پاؤ گے اور (قحط الرجال کے اس زمانہ میں) بعض ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دینی مسائل کو محض اپنی ذاتی قیاس آرائی سے حل کریں گے۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ

١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب النساء الكاسيات العاريات المائلات المميلات، ٣/١٦٨٠، الرقم/ ٢١٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٥، الرقم/٨٦٥٠، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٤٦، الرقم/٦٦٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٥٠٠، ٥٠١، الرقم/٧٤٦١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٨٠، الرقم/٥٨٥٤، والبيهقي في السنن الكبرى،

وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دوزخی گروہ ایسے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا (بعد میں پیدا ہوں گے) ایک وہ گروہ جن کے ہاتھوں میں بیل کی دم کی مانند کوڑے ہوں گے وہ اُن کو لوگوں کے منہ پر (ناحق) ماریں گے۔ دوم وہ عورتیں جو (کہنے کو تو) لباس پہنے ہوئے ہوں گی لیکن درحقیقت برہنہ ہوں گی اور (لوگوں کو اپنے جسم کی نمائش اور لباس کی زیبائش سے اپنی طرف) مائل کریں گی اور (خود بھی مردوں سے اختلاط کی طرف) مائل ہوں گی۔

اِس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: سَيَكُوْنُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الأُمَّةِ رِجَالٌ يَرْكَبُوْنَ عَلَى الْمَيَاثِرِ حَتّٰى يَأْتُوْا أَبْوَابَ مَسَاجِدِهِمْ نِسَاؤُهُمْ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ. (۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

.... ۲/۲۳٤، الرقم/۳۰۷۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/٤۰۱، الرقم/۳۷۸۳۔

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۲۳، الرقم/۷۰۸۳،

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس اُمت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو مہنگی گاڑیوں کی مخملیں گدیوں پر بیٹھ کر مسجدوں کے دروازوں تک پہنچا کریں گے، ان کی عورتیں لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی۔

اِس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ إِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ أَعْدَاءُ السَّرِيْرَةِ فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَكَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ذٰلِکَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلٰى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلٰى بَعْضٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

.... والحاكم في المستدرك، ٤/ ٤٨٣، الرقم/ ٨٣٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/ ١٣٧۔

١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٣٥، الرقم/ ٢٢١٠٨، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/ ٣٤١، الرقم/ ١٤٥٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/ ١٠٢، وذكره الديلمي في مسند الفردوس، ٥/ ٤٥٢، الرقم/ ٨٧١٣۔

آخری زمانہ میں ایسے طبقات اور گروہ ہوں گے جو ظاہری طور پر (ایک دوسرے کے لیے) خیر سگالی کا مظاہرہ کریں گے اور اندر سے ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ایسا کیونکر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے (شدید نفرت رکھنے کے باوجود صرف) خوف اور لالچ کی وجہ سے (بظاہر دوستی وخیر خواہی کا مظاہرہ کریں گے)۔

اس حدیث کو امام اَحمد، طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُوْشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزَعَنَّ اللهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللهُ فِي قُلُوْبِكُمُ الْوَهَنَ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ.

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٨، الرقم/٢٢٤٥٠، وأبوداود في السنن، كتاب الملاحم، باب في تداعي الأمم على الإسلام، ٤/١١١، الرقم/٤٢٩٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٦٣، الرقم/٣٧٢٤٧، والطيالسي في المسند، ١/١٣٣، الرقم/٩٩٢۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت ثوبان ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ وقت قریب ہے کہ جب دیگر اقوام تمہیں مٹانے کے لیے (مل کر سازشیں کریں گی اور) ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے دسترخوان پر کھانا کھانے والے (لذیذ) کھانے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہماری قلتِ تعداد کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم اس وقت تعداد میں بہت ہو گے البتہ تم سیلاب کی جھاگ کی طرح ناکارہ ہو گے، اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب اور دبدبہ نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں بزدلی ڈال دے گا۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بزدلی سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے محبت اور موت سے نفرت۔

اِس حدیث کو امام احمد، ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷜ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ.

١٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب البيوع، باب في اجتناب الشبهات، ٣/٢٤٣، الرقم/٣٣٣١، والنسائي في السنن، كتاب التجارات، باب اجتناب الشبهات في الكسب، ٧/٢٤٣، الرقم/٤٤٥٥، وابن ماجه في السنن، كتاب التجارات، باب التغليظ

وَفِي رِوَايَةٍ: مِنْ غُبَارِهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً لوگوں پر ایسا دور بھی آئے گا جب کوئی شخص بھی سود سے محفوظ نہیں رہے گا۔ اگر کسی نے براہ راست سود نہ بھی کھایا ہو تب بھی سود کا بخار اور ایک روایت کے مطابق سود کا غبار اُسے بہر صورت پہنچ کر رہے گا (گویا وہ براہ راست سود خوری کے جرم کا مرتکب نہ بھی ہو تب بھی پاکیزہ مال کی برکت سے محروم رہے گا)۔

اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَتٰى ذَاکَ؟ قَالَ: إِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ

.... في الربا، ٢/٧٦٥، الرقم/٢٢٧٨، والحاكم في المستدرك، ٢/١٣، الرقم/٢١٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٧٦، الرقم/١٠٢٥٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٨، الرقم/٢٨٦٤.

١٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في علامة حلول المسخ والخسف، ٤/ ٤٩٥، الرقم/٢٢١٢، والخطيب البغدادي في تاريخ البغداد، ١٠/ ٢٧٢.

الْخُمُوْرُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس اُمت کے اندر زمین میں دھنسنے، شکلیں بگڑنے اور آسمان سے پتھر برسنے کا عذاب نازل ہوگا۔ تو کسی صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب گانے اور ناچنے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان عام ہو جائے گا اور جب شرابیں سرِعام پی جائیں گی۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَفْشُوَ الْمَالُ وَيَكْثُرَ، وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ، وَيَظْهَرَ الْعِلْمُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَإِسْنَادُهٗ عَلٰى شَرْطِهِمَا.

١٦: أخرجه النسائي في السنن، كتاب البيوع، باب التجارة، ٧/٢٤٤، الرقم/٤٤٥٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٥، الرقم/٦٠٤٨، والحاكم في المستدرك، ٢/٩، الرقم/٢١٤٧، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٣/٥٦٥-٥٦٦، الرقم/٢٥١۔

حضرت عمرو بن تغلب ﷺ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ مال عام اور کثیر ہو جائے گا، تجارت پھیلے گی اور دنیوی علم کا دور دورہ ہو گا۔

اسے امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے اور بخاری و مسلم کی شرائط پر ہے۔

١٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَيْسَ فِيْهِمْ مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْفِرْيَابِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْمَقْدِسِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ **نے فرمایا:** لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ وہ مساجد میں اکٹھے ہوں گے اور باجماعت نمازیں پڑھیں گے، لیکن ان میں کوئی ایک بھی (صحیح) مؤمن نہیں ہوگا۔

اسے امام ابن ابی شیبہ، حاکم، طحاوی، فریابی، دیلمی اور مقدسی نے روایت کیا

١٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٦٣، الرقم/٣٠٣٥٥، وأيضًا، ٧/٥٠٥، الرقم/٣٧٥٨٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢/١٧٢، والفريابي في صفة المنافق/٨٠، الرقم/١٠٨-١١٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٤٤١، الرقم/٨٦٨٠، والمقدسي في ذخيرة الحفاظ، ٥/٢٧٦٧، الرقم/٦٤٦٩۔

ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ، لَيْسَ فِيْهِمْ مُؤْمِنٌ. (۱)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْآجُرِّيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ بیان کرتے ہیں: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ وہ (باجماعت نمازوں کے لیے) مساجد میں اکٹھے ہوں گے لیکن ان میں کوئی ایک بھی مومن نہیں ہوگا۔

اسے امام حاکم اور آجری نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُوْنَ فِي مَسَاجِدِهِمْ، مَا فِيْهِمْ مُؤْمِنٌ. (۲)

رَوَاهُ الْآجُرِّيُّ.

---

(۱) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٤٨٩، الرقم/٨٣٦٥، والآجري في كتاب الشريعة، ٢/٦٠١-٦٠٢، الرقم/٢٣٦-٢٣٧۔

(۲) أخرجه الآجري في كتاب الشريعة، ٢/٦٠٢-٦٠٣، الرقم/٢٣٨۔

ایک اور روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگوں پر ضرور بالضرور ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں وہ (باجماعت نمازوں کے لیے) اپنی مساجد میں جمع ہوں گے لیکن ان میں کوئی ایک بھی مومن نہیں ہوگا۔

اسے امام آجری نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا اسْتَحَلَّتْ أُمَّتِي سِتًّا فَعَلَيْهِمُ الدِّمَارُ، إِذَا ظَهَرَ فِيْهِمُ التَّلَاعُنُ، وَشَرِبُوْا الْخُمُوْرَ وَلَبِسُوْا الْحَرِيْرَ، وَاتَّخَذُوْا الْقِيَانَ، وَاكْتَفَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میری اُمت چھ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے گی تو اُن پر تباہی نازل ہو گی۔ جب اُن میں

١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٨، الرقم/١٠٨٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/٣٧٧، الرقم/٥٤٦٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/١٢٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٧١، الرقم/٣١٢٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٣٣١، والهندي في كنز العمال، ٧/١٧٧۔

باہمی لعنت ملامت عام ہو جائے، لوگ کثرت سے شرابیں پینے لگیں، مرد ریشمی لباس پہننے لگیں، لوگ گانے بجانے اور رقص کرنے والی عورتیں رکھنے لگیں، مرد، مردوں سے اور عورتیں، عورتوں سے جنسی لذت حاصل کرنے لگیں (یعنی ہم جنس پرستی عام ہو جائے اور gays اور lesbians کے گروہ عام ہو جائیں اس وقت تباہی و بربادی ان کا مقدر ٹھہرے گی)۔

اِس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلْ لِلسَّاعَةِ مِنْ عِلْمٍ تُعْرَفُ بِهِ السَّاعَةُ؟ فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، إِنَّ لِلسَّاعَةِ أَعْلَامًا وَإِنَّ لِلسَّاعَةِ أَشْرَاطًا. أَلَا، وَإِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَدُ غَيْضًا وَأَنْ يَكُوْنَ الْمَطَرُ قَيْظًا وَأَنْ تَفِيْضَ الْأَشْرَارُ فَيْضًا،

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يُصَدَّقَ الْكَاذِبُ وَأَنْ يُكَذَّبَ الصَّادِقُ،

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يُؤْتَمَنَ

١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٢٢٩، الرقم/١٠٥٥٦، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٥/١٢٧، الرقم/٤٨٦١۔

الْخَائِنُ وَأَنْ يُخَوَّنَ الأَمِيْنُ،

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، إِنَّ مِنْ أَعْـلامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ تُوَاصَلَ الأَطْبَاقُ وَأَنْ تَقَاطَعَ الأَرْحَامُ،

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، إِنَّ مِنْ أَعْـلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يَسُوْدَ كُلَّ قَبِيْلَةٍ مُنَافِقُوْهَا وَكُلَّ سُوْقٍ فُجَّارُهَا،

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، إِنَّ مِنْ أَعْـلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ تُزَخْرَفَ الْمَسَاجِدُ وَأَنْ تُخَرَّبَ الْقُلُوْبُ،

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، إِنَّ مِنْ أَعْـلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يَكُوْنَ الْمُؤْمِنُ فِي الْقَبِيْلَةِ أَذَلَّ مِنَ النَّقْدِ،

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، إِنَّ مِنْ أَعْـلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يَكْتَفِيَ الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ،

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، إِنَّ مِنْ أَعْـلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ تَكْثُفَ الْمَسَاجِدُ وَأَنْ تَعْلُوَ الْمَنَابِرُ،

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، إِنَّ مِنْ أَعْـلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يُعْمَرَ خَرَابُ الدُّنْيَا وَيُخْرَبُ عِمْرَانُهَا،

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، إِنَّ مِنْ أَعْـلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ تَظْهَرَ الْمَعَازِفُ وَتُشْرَبَ الْخُمُوْرِ،

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، إِنَّ مِنْ أَعْـلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا شُرْبَ الْخُمُوْرِ،

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، إِنَّ مِنْ أَعْـلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا اَلشُّرَطُ وَالْغَمَّازُوْنَ وَاللَّمَّازُوْنَ،

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، إِنَّ مِنْ أَعْـلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يَكْثُرَ أَوْلَادُ الزِّنَى.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کوئی علم ایسا بھی ہے جس سے قربِ قیامت کے بارے میں جانا جا سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابنِ مسعود! بے شک قیامت کے کچھ آثار و علامات ہیں وہ یہ کہ اولاد (نافرمانی کے سبب والدین کے لیے) غم و غصہ کا باعث ہو گی، بارش کے باوجود گرمی ہو گی اور بدکاروں کا طوفان برپا ہوگا،

’اے ابنِ مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے

کہ جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا،

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ خیانت کرنے والے کو امین اور امین کو خیانت کرنے والا بتلایا جائے گا،

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ بیگانوں سے تعلق جوڑا جائے گا اور خونی رشتوں سے توڑا جائے گا،

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ہر قبیلے کی قیادت اس کے منافقوں کے ہاتھوں میں ہوگی اور ہر بازار کی قیادت اس کے بدمعاشوں کے ہاتھ میں ہوگی،

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ مساجد سجائی جائیں گی اور دل ویران ہوں گے،

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ مومن (نیک اور دیانت دار آدمی) اپنے قبیلہ میں بھیڑ بکری سے زیادہ حقیر سمجھا جائے گا،

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ مرد، مردوں سے اور عورتیں، عورتوں سے جنسی تعلق استوار کریں گی،

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ مسجدیں بہت زیادہ ہوں گی اور اُن کے منبر عالی شان ہوں گے،

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ دنیا کے ویرانوں کو آباد اور آبادیوں کو ویران کیا جائے گا،

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ گانے بجانے کا سامان عام ہوگا اور شراب نوشی کا دور دورہ ہوگا،

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ ہے کہ مختلف اَقسام کی شرابیں پی جائیں گی،

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ (معاشرے میں) پولیس والوں، چغلی کرنے والوں اور طعنہ بازوں کی بہتات ہوگی،

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ناجائز بچوں کی ولادت کثرت سے ہوگی۔

اِس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٠. عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ كَثُرَ لُبْسُ الطِّيَالَسَةِ وَكَثُرَتِ التِّجَارَةُ وَكَثُرَ الْمَالُ وَعَظُمَ رَبُّ

٢٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٨٦، الرقم/٥٤٦٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٢٦، الرقم/٤٨٦٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٣٢٥۔

الْمَالِ بِمَالِهِ وَكَثُرَتِ الْفَاحِشَةُ وَكَانَتْ إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ وَكَثُرَ النِّسَاءُ وَجَارَ السُّلْطَانُ وَطُفِّفَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيْزَانِ وَيُرَبِّي الرَّجُلُ جَرْوَ كَلْبٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُرَبِّيَ وَلَدًا لَهُ وَلَا يُوَقَّرُ كَبِيْرٌ وَلَا يُرْحَمُ صَغِيْرٌ وَيَكْثُرُ أَوْلَادُ الزِّنَا حَتّٰى أَنَّ الرَّجُلَ لَيُغَشِّي الْمَرْأَةَ عَلٰى قَارِعَةِ الطَّرِيْقِ فَيَقُوْلُ أَمْثَلُهُمْ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ: لَوْ اِعْتَزَلْتُمَا عَنِ الطَّرِيْقِ وَيَلْبَسُوْنَ جُلُوْدَ الضَّأْنِ عَلٰى قُلُوْبِ الذِّئَابِ. أَمْثَلُهُمْ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ الْمُدَاهِنُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب زمانۂ قیامت قریب ہو گا تو ریشم کثرت سے پہنا جانے لگے گا، تجارت بڑھ جائے گی اور مال کی کثرت ہو گی، مال کا سود اصلِ زرّ (Capital) سے بڑھ جائے گا، فحاشی بڑھ جائے گی اور کم عمر لوگوں کی حکومت ہو گی، عورتوں کی کثرت ہو گی، حکمرانوں کا ظلم بڑھ جائے گا، ناپ تول میں کمی کی جائے گی، آدمی اپنے کتے کے پلے کی نگہداشت اپنے بیٹے کی نگہداشت سے بڑھ کر کرے گا، بڑوں کی عزت نہیں کی جائے گی اور چھوٹوں پر شفقت نہیں کی جائے گی، بدکاری سے پیدا ہونے والے بچوں کی کثرت ہو گی۔ یہاں تک کہ مرد عورت کے ساتھ گزرگاہوں میں ہی بدکاری کرنے لگے گا اور اُس زمانے میں جو ان میں سے بہتر شخص ہو گا اُن سے کہے گا:

(تمہاری بے حیائی کی انتہاء یہ ہے کہ) تم راستے سے بھی ہٹنا گوارا نہیں کرتے۔ اس زمانے میں بھیڑیے کا دل رکھنے والوں نے بھیڑ کی کھال پہن رکھی ہو گی (یعنی لوگ باہر سے نرم مزاج اور اندر سے ظالم اور خونخوار ہوں گے)۔ اُس زمانے میں اُن میں سے اچھے لوگ بھی خوشامد کریں گے۔

اِس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَسْلَمُ لِذِي دِيْنٍ دِيْنُهُ إِلَّا مَنْ هَرَبَ بِدِيْنِهِ مِنْ شَاهِقٍ إِلٰى شَاهِقٍ وَمِنْ جُحْرٍ إِلٰى جُحْرٍ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ الزَّمَانُ لَمْ تُنَلِ الْمَعِيْشَةُ إِلَّا بِسَخَطِ اللهِ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ كَانَ هَلَاكُ الرَّجُلِ عَلٰى يَدَي زَوْجَتِهِ وَوَلَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ زَوْجَةٌ وَلَا وَلَدٌ كَانَ هَلَاكُهُ عَلٰى يَدَي أَبَوَيْهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَبَوَانِ كَانَ هَلَاكُهُ عَلٰى يَدَي قَرَابَتِهِ أَوِ الْجِيْرَانِ. قَالُوْا: كَيْفَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: يُعَيِّرُوْنَهُ بِضِيْقِ الْمَعِيْشَةِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يُوْرِدُ نَفْسَهُ الْمَوَارِدَ الَّتِي تَهْلِكُ فِيْهَا.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

٢١: أخرجه البيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/١٨٣، الرقم/٤٣٩، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٩٩، الرقم/٤١٥٢۔

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دیندار آدمی کا دین سلامت نہیں رہے گا سوائے اُس شخص کے جو اپنا دین بچانے کے لیے کسی پہاڑی کی چوٹی سے دوسری چوٹی پر یا ایک سرنگ سے دوسری سرنگ میں اپنا دین اپنے ساتھ لے کر نہ بھاگتا پھرے۔ جب ایسا زمانہ آ جائے تو اس وقت معیشت صرف اُنہی ذرائع سے حاصل ہو گی جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو گا۔ جب ایسا زمانہ آ جائے تو اُس وقت آدمی کی ہلاکت کی وجہ اُس کی بیوی یا اُس کی اولاد ہو گی اور اگر کسی کی بیوی اور اولاد نہ ہوئی تو اس کے والدین اس کی ہلاکت کا باعث ہوں گے۔ اگر اس کے والدین نہ ہوئے تو اس کی ہلاکت اس کے قریبی رشتہ داروں یا ہمسایوں کے ہاتھوں ہو گی۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسا کیوں کر ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اُسے تنگی معاش (پیسے کی کمی) کا طعنہ دیں گے جس کی وجہ سے وہ (دولت سمیٹنے کے لیے) اپنے آپ کو ایسے اُمور میں ملوث کر لے گا جو اس کی ہلاکت کا باعث ہوں گے۔

اِس حدیث کو امام بیہقی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ تُرْفَعَ الْأَشْرَارُ وَتُوْضَعَ الْأَخْيَارُ

٢٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٥٩٧، الرقم/٨٦٦٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٣٢٦۔

وَيُفْتَحَ الْقَوْلُ وَيُخْزَنَ الْعَمَلُ وَيُقْرَأَ بِالْقَوْمِ، اَلْمُثْنَاةُ لَيْسَ فِيْهِمْ أَحَدٌ يُنْكِرُهَا. قِيْلَ: وَمَا الْمَثْنَاةُ؟ قَالَ: مَا اكْتُتِبَتْ سِوٰى كِتَابِ اللهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قربِ قیامت (کی نشانیوں) میں سے یہ بھی ہے کہ (سوسائٹی میں) اشرار (یعنی برے لوگوں) کا رتبہ بلند اور اَخیار (نیکو کاروں) کا رتبہ گرا دیا جائے گا اور قیل و قال (یعنی بحث و مناظرہ) عام ہو جائے گا اور عمل پر تالے پڑ جائیں گے۔ لوگوں میں مثناۃ پڑھی جائے گی اور ان میں سے کوئی ایک بھی اس کا انکار (یعنی اس کے خلاف آواز بلند) نہیں کرے گا۔ عرض کیا گیا: مَثْنَاۃ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب (اور اُس کی تعلیمات) کے خلاف جو کچھ لکھا گیا ہو گا وہ مثناۃ ہے (اور اس کے خلاف کوئی آواز بلند نہیں کی جائے گی گویا قرآنی تعلیمات کی کھلی مخالفت پر کوئی پابندی نہیں ہو گی)۔

اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

بَيْعُ أَقْوَامٍ دِيْنَهُمْ وَأَخْلَاقَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا

﴿لوگ اپنا دین اور اَخلاق قلیل دنیاوی متاع کے عوض فروخت کر ڈالیں گے﴾

اَلْقُرْآن

(۱) اُولٰٓئِکَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَo (البقرة، ٢/ ٨٦)

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی خرید لی ہے، پس نہ ان پر سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی ان کو مدد دی جائے گیo

(۲) اُولٰٓئِکَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ج فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَی النَّارِo (البقرة، ٢/ ١٧٥)

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی اور مغفرت کے بدلے عذاب، کس چیز نے انہیں (دوزخ کی) آگ پر صبر کرنے والا بنا دیا ہےo

(۳) مَتَاعٌ فِی الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ

بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ○ (یونس، ۱۰/۷۰)

دنیا میں (چند روزہ) لطف اندوزی ہے پھر انہیں ہماری ہی طرف پلٹنا ہے پھر ہم انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے، اس کے بدلے میں جو وہ کفر کیا کرتے تھے○

(٤) نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ○

(لقمان، ٣١/٢٤)

ہم انہیں (دنیا میں) تھوڑا سا فائدہ پہنچائیں گے پھر ہم انہیں بے بس کر کے سخت عذاب کی طرف لے جائیں گے○

(٥) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا ؕ اِنَّ وَعْدَاللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ○ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّا ذَاتَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ ۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ○ (لقمان، ٣١/٣٣-٣٤)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلہ نہیں دے سکے گا اور نہ کوئی ایسا فرزند ہوگا جو اپنے

والد کی طرف سے کچھ بھی بدلہ دینے والا ہو، بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے سو دنیا کی زندگی تمہیں ہرگز دھوکہ میں نہ ڈال دے اور نہ ہی فریب دینے والا (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ میں ڈال دےo بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، اور وہی بارش اتارتا ہے، اور جو کچھ رحموں میں ہے وہ جانتا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا (عمل) کمائے گا اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کِس سرزمین پر مرے گا بے شک اللہ خوب جاننے والا ہے، خبر رکھنے والا ہے، (یعنی علیم بالذّات ہے اور خبیر للغیر ہے، اَز خود ہر شے کا علم رکھتا ہے اور جسے پسند فرمائے باخبر بھی کر دیتا ہے)o

اَلْحَدِيْث

٢٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ

٢٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الحث على المبادرة بالأعمال قبل تظاهر الفتن، ١/١١٠، الرقم/١١٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠٣، الرقم/٨٠١٧، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء ستكون فتن كقطع الليل المظلم، ٤/٤٨٧، الرقم/٢١٩٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٩٦، الرقم/٦٧٠٤، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٩٦، الرقم/٦٥١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٥٦، الرقم/٢٧٧٤۔

يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال کر لو، جو (فتنے) اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے، ایک شخص صبح مومن ہو گا اور شام کو کافر ہو جائے گا، یا شام کو مومن ہو گا اور صبح کو کافر ہو جائے گا اور معمولی سی دنیاوی منفعت کے عوض اپنی متاعِ ایمان فروخت کر ڈالے گا۔

اِس حدیث کو امام مسلم، اَحمد، ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: يَبِيْعُ أَقْوَامٌ دِيْنَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا قَلِيْلٍ.(۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۰۳، الرقم/۸۰۱۷، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء ستكون فتن كقطع الليل المظلم، ۴/۴۸۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۴۵۹، الرقم/۳۷۲۱۶، والحاكم في المستدرك، ۴/۴۸۵، الرقم/۸۳۵۵، وابن راهويه في المسند، ۱/۴۰۱، الرقم/۴۴۱، وأبو يعلى في المسند، ۷/۲۵۲، الرقم/۴۲۶۰۔

کئی لوگ دنیاوی عزت کی خاطر اپنا دین بہت تھوڑی دنیاوی متاع کے عوض فروخت کر ڈالیں گے۔

اِس حدیث کو امام اَحمد، ترمذی، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ ﷺ، قَالَ: يَبِيْعُ أَقْوَامٌ أَخْلَاقَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا يَسِيْرٍ. (١)

رَوَاهُ الطَّيَالِسِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْمُقْرِئُ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما **سے مروی ہے** کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کئی لوگ دنیا کی عزت کی خاطر اپنے اَخلاق بہت تھوڑی دنیاوی متاع کے عوض بیچ ڈالیں گے۔

اِس حدیث کو امام طیالسی، ابو نعیم اور مقرئ نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه الطيالسي في المسند، ١/ ١٠٨، الرقم/٨٠٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/ ١٧١، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ١/ ٢٦٠، الرقم/ ٥٠، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٤/ ١٠٣، الرقم/٣٨٥١٢۔

خُرُوْجُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ یَکُوْنُوْنَ مَارِقِیْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمُرُوْقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ وَالْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّیْنَ

﴿کمان سے نکلے تیر کی طرح دین سے خارج گروہ اور گمراہ لیڈر ظاہر ہوں گے﴾

اَلْقُرْآن

(۱) اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یُدْعَوْنَ اِلٰی کِتٰبِ اللهِ لِیَحْکُمَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ص وَغَرَّهُمْ فِیْ دِیْنِهِمْ مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ○ فَکَیْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ قف وَوُفِّیَتْ کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ○ (آل عمران، ۳/ ۲۳-۲۵)

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں (علم) کتاب میں سے ایک حصہ دیا گیا وہ کتابِ الٰہی کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ وہ (کتاب) ان کے درمیان (نزاعات کا) فیصلہ کر دے تو پھر ان میں سے ایک طبقہ منہ پھیر لیتا ہے اور وہ روگردانی کرنے والے ہی ہیں○ یہ (روگردانی کی جرأت) اس لیے کہ وہ

کہتے ہیں کہ ہمیں گنتی کے چند دنوں کے سوا دوزخ کی آگ مس نہیں کرے گی، اور وہ (اللہ پر) جو بہتان باندھتے رہتے ہیں اس نے ان کو اپنے دین کے بارے میں فریب میں مبتلا کر دیا ہےo سو کیا حال ہوگا جب ہم ان کو اس دن جس (کے بپا ہونے) میں کوئی شک نہیں جمع کریں گے، اور جس جان نے جو کچھ بھی (اعمال میں سے) کمایا ہوگا اسے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گاo

(۲) وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَo (آل عمران، ۳/۸۵)

اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگاo

(۳) وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ م بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًاo

(النساء، ٤/١١٥)

اور جو شخص رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے اس کے بعد کہ اس پر ہدایت کی راہ واضح ہو چکی اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی (گمراہی) کی طرف پھیرے رکھیں گے جدھر وہ (خود) پھر گیا ہے اور (بالآخر) اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہےo

(٤) اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ (المائدة، ٥/٣٣)

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد انگیزی کرتے پھرتے ہیں (یعنی مسلمانوں میں خونریز رہزنی اور ڈاکہ زنی وغیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں) ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں یا پھانسی دیے جائیں یا ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹے جائیں یا (وطن کی) زمین (میں چلنے پھرنے) سے دور (یعنی ملک بدر یا قید) کر دیے جائیں۔ یہ (تو) ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہے۝

(٥) وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رَاغِبُوْنَ ۝ (التوبة، ٩/٥٨-٥٩)

اور ان ہی میں سے بعض ایسے ہیں جو صدقات (کی تقسیم) میں آپ پر طعنہ زنی کرتے ہیں، پھر اگر انہیں ان (صدقات) میں سے کچھ دے دیا جائے تو

وہ راضی ہو جائیں اور اگر انہیں اس میں سے کچھ نہ دیا جائے تو وہ فوراً خفا ہو جاتے ہیں○ اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی ہو جاتے جو ان کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے عطا فرمایا تھا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول (ﷺ مزید) عطا فرمائے گا۔ بے شک ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہیں (اور رسول ﷺ اسی کا واسطہ اور وسیلہ ہے، اس کا دینا بھی اللہ ہی کا دینا ہے۔ اگر یہ عقیدہ رکھتے اور طعنہ زنی نہ کرتے تو یہ بہتر ہوتا)○

(٦) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللهَ عَلٰى حَرْفٍ ج فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ن اِطْمَاَنَّ بِهٖ ج وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ن انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ج قف خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ط ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ○ (الحج، ٢٢/ ١١)

اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو (بالکل دین کے) کنارے پر (رہ کر) اللہ کی عبادت کرتا ہے پس اگر اسے کوئی (دنیاوی) بھلائی پہنچتی ہے تو وہ اس (دین) سے مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر اسے کوئی آزمائش پہنچتی ہے تو اپنے منہ کے بل (دین سے) پلٹ جاتا ہے، اس نے دنیا میں (بھی) نقصان اٹھایا اور آخرت میں (بھی)، یہی تو واضح (طور پر) بڑا خسارہ ہے○

(٧) وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ج اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِى الْاَرْضِ الْفَسَادَ○ (المؤمن، ٤٠/ ٢٦)

اور (اپنی سرکشی اور ظلم و اِستبداد سے بے شعور) فرعون بولا: مجھے چھوڑ دو میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور اسے چاہیے کہ اپنے رب کو بلا لے۔ مجھے خوف ہے کہ وہ تمہارا دین بدل دے گا یا ملک (مصر) میں فساد پھیلا دے گا○

(۸) وَذَرِ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا دِیۡنَهُمۡ لَعِبًا وَّلَهۡوًا وَّغَرَّتۡهُمُ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا وَذَكِّرۡ بِهٖۤ اَنۡ تُبۡسَلَ نَفۡسٌۢ بِمَا كَسَبَتۡ ۖ لَیۡسَ لَهَا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیۡعٌ ۚ وَاِنۡ تَعۡدِلۡ كُلَّ عَدۡلٍ لَّا یُؤۡخَذۡ مِنۡهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ اُبۡسِلُوۡا بِمَا كَسَبُوۡا ۚ لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِیۡمٍ وَّعَذَابٌ اَلِیۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا یَكۡفُرُوۡنَ○ (الانعام، ٦/ ٧٠)

اور آپ ان لوگوں کو چھوڑے رکھئے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنالیا ہے اور جنہیں دنیا کی زندگی نے فریب دے رکھا ہے اور اس (قرآن) کے ذریعے (ان کی آگاہی کی خاطر) نصیحت فرماتے رہیئے تا کہ کوئی جان اپنے کیے کے بدلے سپردِ ہلاکت نہ کردی جائے (پھر) اس کے لیے اللہ کے سوا نہ کوئی مدد گار ہوگا اور نہ کوئی سفارشی اور اگر وہ (جان اپنے گناہوں کا) پورا پورا بدلہ (یعنی معاوضہ) بھی دے تو (بھی) اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کیے کے بدلے ہلاکت میں ڈال دیے گئے ان کے لیے کھولتے ہوئے پانی کا پینا ہے اور دردناک عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ کفر کیا کرتے تھے○

اَلْحَدِيْث

٢٤ . عَنْ عَلِيٍّ ﵁ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَيَخْرُجُ قَومٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْـلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، لاَ يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ٦/٢٥٣٩، الرقم/٦٥٣١، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب التحريض على قتل الخوارج، ٢/٧٤٦، الرقم/١٠٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٨١، ١١٣، ١٣١، الرقم/٦١٦، ٩١٢، ١٠٨٦، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب في صفة المارقة، ٤/٤٨١، الرقم/٢١٨٨، والنسائي في السنن، كتاب تحريم الدم، باب من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ٧/١١٩، الرقم/٤١٠٢، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في ذكر الخوارج، ١/٥٩، الرقم/١٦٨.

وأخرجه أبو عيسى الترمذي عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ فِي السُّنَنِ وَقَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي ذَرٍّ ﷺ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَيْثُ وَصَفَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ يَقرَئُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. إِنَّمَا هُمُ الْخَوَارِجِ الْحُرَوْرِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْخَوَارِجِ.

حضرت علی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: عنقریب آخری زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے یا نکلیں گے جو نوعمر اور عقل سے کورے ہوں گے وہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کریں گے لیکن ایمان ان کے اپنے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے یوں خارج ہوں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے، سو تم انہیں جہاں کہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیوں کہ ان کو قتل کرنے والوں کو قیامت کے دن ثواب ملے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنی سنن میں اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا: یہ روایت حضرت علی، حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ذر ﷺ سے بھی مروی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے

علاوہ بھی حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبکہ ایک ایسی قوم ظاہر ہو گی جس میں یہ اوصاف ہوں گے جو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔ بیشک وہ خوارج حروریہ ہوں گے اور اس کے علاوہ وہ خوارج کے ہی دیگر گروہوں پر مشتمل لوگ ہوں گے۔

وَفِي رِوَايَةِ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ عَلِيٍّ رضي الله عنه الَّذِيْنَ سَارُوْا إِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَيْسَ قِرَائَتُكُمْ إِلٰى قِرَاءَ تِهِمْ بِشَيءٍ وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلٰى صَلَاتِهِمْ بِشَيءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ إِلٰى صِيَامِهِمْ بِشَيءٍ يَقْرَئُوْنَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُوْنَ أَنَّهُ لَهُمْ، وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. (١)

---

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة باب التحريض على قتل الخوارج، ٢/٧٤٨، الرقم/١٠٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند،

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

ایک روایت میں زید بن وہب جہنی بیان کرتے ہیں کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علی ﷛ کے ساتھ خوارج سے جنگ کے لیے گیا تھا۔ حضرت علی ﷛ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک قوم ظاہر ہو گی وہ ایسا (خوب صورت) قرآن پڑھیں گے کہ ان کے پڑھنے کے سامنے تمہارے قرآن پڑھنے کی کوئی حیثیت نہ ہو گی، نہ ان کی نمازوں کے سامنے تمہاری نمازوں کی کچھ حیثیت ہوگی اور نہ ہی ان کے روزوں کے سامنے تمہارے روزوں کی کوئی حیثیت ہو گی۔ وہ یہ سمجھ کر قرآن پڑھیں گے کہ وہ ان کے لیے مفید ہے لیکن درحقیقت وہ ان کے لیے مضر ہو گا، نماز ان کے گلے سے نیچے نہیں اتر سکے گی اور وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

اس حدیث امام مسلم، احمد، ابو داود، نسائی اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

.... ١/٩١، الرقم/٧٠٦، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في قتال الخوارج، ٤/٢٤٤، الرقم/٤٧٦٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٦٣، الرقم/٨٥٧١، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/١٤٧، والبزار في المسند، ٢/١٩٧، الرقم/٥٨١۔

٢٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﵄ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: سَيَكُوْنُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ عَلٰى فُوْقِهٖ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ إِلٰى كِتَابِ اللهِ وَلَيْسُوْا مِنْهُ فِي شَيءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلٰى بِاللهِ مِنْهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا سِيْمَاهُمْ؟ قَالَ: التَّحْلِيْقُ.

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ ﵁: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ نَحْوَهُ: سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ وَالتَّسْبِيْدُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه مُخْتَصَرًا وَالْحَاكِمُ.

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس بن مالک ﵄ سے مروی ہے کہ

٢٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٢٤، الرقم/١٣٣٦٢، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في قتال الخوارج، ٤/٢٤٣، الرقم/٤٧٦٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في ذكر الخوارج، ١/٦٠، الرقم/١٦٩، والحاكم في المستدرك، ٢/١٦١، الرقم/٢٦٤٩۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں اختلاف اور گروہ بندی ہوگی، ایک قوم ایسی ہوگی کہ جس کے لوگ گفتار کے اچھے اور کردار کے برے ہوں گے، قرآن پڑھیں گے جو ان کے گلے سے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح خارج ہوجائیں گے، جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، اور اس وقت تک واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر کمان میں واپس نہ آ جائے وہ ساری مخلوق میں سب سے برے ہوں گے، خوشخبری ہو اسے جو انہیں قتل کرے اور جسے وہ قتل کریں۔ وہ لوگوں کو اللہ ﷻ کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہوگا ان کا قاتل ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سر منڈوانا۔

ایک روایت میں حضرت انس ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا: ان کی نشانی سر منڈانا اور اکثر منڈائے رکھنا ہے۔

اس حدیث کو امام اَحمد، ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں، ابن ماجہ نے اختصار سے اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷠ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ، وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ، لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا

٢٦: أخرجه مسلم فس الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في خروج الدجال ومكثه في الأرض، ٤/٢٢٥٨-٢٢٥٩،

يُنكِرُوْنَ مُنْكَرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷠ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ایک وقت ایسا بھی آئے گا) کہ دنیا میں برے لوگ باقی رہ جائیں گے جو چڑیوں کی طرح جلد باز، بے عقل اور درندہ صفت ہوں گے، وہ نہ تو کسی نیک کام کو نیکی سمجھیں گے اور نہ کسی برے کام کو برائی۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قال: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَأْخُذَ اللهُ شَرِيْطَتَهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَبْقٰى فِيْهَا عُجَاجَةٌ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا. (١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى

.... الرقم/٢٩٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٦، الرقم/ ٦٥٥٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٥٠١، الرقم/١١٦٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٣٤٩-٣٥٠، الرقم/٧٣٥٣۔

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢١٠، الرقم/٦٩٦٤، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٤٨١، الرقم/٨٣٤١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٣۔

شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو زمین والوں سے چھین لے گا، (یعنی اہل دنیا اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں سے محروم ہو جائیں گے) پھر زمین پر خیر سے بے بہرہ لوگ رہ جائیں گے جو کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے اور نہ کسی برائی کو برائی۔

اس حدیث کو امام اَحمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری اور مسلم کو شرائط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٧. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ، وَإِذَا وُضِعَ فِي أُمَّتِي السَّيْفُ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلٰى

٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٨، ٢٨٤، الرقم/ ٢٢٤٤٧-٢٢٤٤٨، ٢٢٥٠٥، وأبو داود في السنن، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها، ٤/١٠٩، الرقم/٤٣٤٣، والترمذي في السنن، كتاب القتن، باب ما جاء في الأئمة المضلّين،

يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ثوبان ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے نام نہاد لیڈروں کا ڈر ہے، جب میری امت میں ایک بار تلوار چل گئی تو قیامت تک نہیں رک سکے گی۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو داود، ترمذی، دارمی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ أَشَدُّ مَا أَتَخَوَّفُ عَلٰى أُمَّتِي الشَّيْطَانَ وَلاَ الدَّجَّالَ، وَلٰـكِنَّ أَشَدُّ مَا أَتَّقِي عَلَيْهِمُ الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ. (١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْمُقْرِئُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

.... ٥٠٤/٤، الرقم/٢٢٢٩، والدارمي في السنن، ٨٠/١، الرقم/٢٠٩، وأيضًا، ٤٠١/٢، الرقم/٢٧٥٢، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٠٩-١١٠، الرقم/٦٧١٤۔

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٤٥/٥، الرقم/٢١٣٣٥، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٢٧٣/١، الرقم/٥٨۔

ایک روایت کے الفاظ ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی امت پر شیطان یا دجال (کے غلبہ) کا اتنا خوف نہیں ہے۔ جتنا مجھے گمراہ کرنے والے (نام نہاد) لیڈروں کا خدشہ ہے۔

اس حدیث کو امام اَحمد اور مقریٔ نے مذکورہ الفاظ میں نے روایت کیا ہے۔

اَلصَّبْرُ عَلَى الدِّيْنِ فِي الْفِتَنِ وَاجْتِنَابُ الْفُرْقَةِ

﴿دورِ فتن میں دین پر قائم رہنا اور فرقہ پرستی سے بچنا﴾

اَلْقُرْآن

(١) وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًاۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَاؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ○ (آل عمران، ٣/ ١٠٣)

اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو، اور اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور تم اس کی نعمت کے باعث آپس میں بھائی بھائی ہوگئے، اور تم (دوزخ کی) آگ کے گڑھے کے کنارے پر (پہنچ چکے) تھے پھر اس نے تمہیں اس گڑھے سے بچا لیا، یوں ہی اللہ تمہارے لیے اپنی نشانیاں کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ○

(٢) وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًاۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ○ (يونس، ١٠/ ١٠٥)

اور یہ کہ آپ ہر باطل سے بچ کر (یکسو ہو کر) اپنا رخ دین پر قائم رکھیں اور ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں○

(۳) وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ط وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ○ (التوبة، ۹/۱۰۷)

اور (منافقین میں سے وہ بھی ہیں) جنہوں نے ایک مسجد تیار کی ہے (مسلمانوں کو) نقصان پہنچانے اور کفر (کو تقویت دینے) اور اہلِ ایمان کے درمیان تفرقہ پیدا کرنے اور اس شخص کی گھات کی جگہ بنانے کی غرض سے جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے پہلے ہی سے جنگ کر رہا ہے، اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے (اس مسجد کے بنانے سے) سوائے بھلائی کے اور کوئی ارادہ نہیں کیا، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں○

(٤) شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ط كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ط اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ○ (الشورىٰ، ٤٢/١٣)

اُس نے تمہارے لیے دین کا وہی راستہ مقرّر فرمایا جس کا حکم اُس نے

نُوح (علیہ السلام) کو دیا تھا اور جس کی وحی ہم نے آپ کی طرف بھیجی اور جس کا حکم ہم نے ابراھیم اور موسیٰ و عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا (وہ یہی ہے) کہ تم (اِسی) دین پر قائم رہو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو، مشرکوں پر بہت ہی گراں ہے وہ (توحید کی بات) جس کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں۔ اللہ جسے (خود) چاہتا ہے اپنے حضور میں (قربِ خاص کے لیے) منتخب فرما لیتا ہے اور اپنی طرف (آنے کی) راہ دکھا دیتا ہے (ہر) اس شخص کو جو (اللہ کی طرف) قلبی رجوع کرتا ہےo

(٥) اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَo وَاِخْوَانُهُمْ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَo

(الأعراف، ٧/ ٢٠١-٢٠٢)

بے شک جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی ہے، جب انہیں شیطان کی طرف سے کوئی خیال بھی چھو لیتا ہے (تو وہ اللہ کے امر و نہی اور شیطان کے دجل و عداوت کو) یاد کرنے لگتے ہیں سو اسی وقت ان کی (بصیرت کی) آنکھیں کھل جاتی ہیںo اور (جو) ان شیطانوں کے بھائی (ہیں) وہ انہیں (اپنی وسوسہ اندازی کے ذریعہ) گمراہی میں ہی کھینچے رکھتے ہیں پھر اس (فتنہ پروری اور ہلاکت انگیزی) میں کوئی کوتاہی نہیں کرتےo

اَلْحَدِيْث

٢٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں اپنے دین پر ثابت قدم رہنے والے کی مثال ایسے ہوگی جیسے کوئی شخص آگ کے انگاروں سے مٹھی بھر لے۔

اِس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢٩. عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْعِبَادَةُ فِي

٢٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في النهي عن سب الرياح، ٤/٥٢٦، الرقم/٢٢٦٠۔

٢٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب فضل العبادة في الهرج، ٤/٢٢٦٨، الرقم/٢٩٤٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الوُقوف عند الشُّبُهات، ٢/١٣١٩، الرقم/٣٩٨٥، والطيالسي في المسند، ١/١٢٦، الرقم/٩٣١، وابن حميد في المسند، ١/١٥٣، الرقم/٤٠٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٢١٢، الرقم/٤٨٨، ٤٩٠،

الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجه وَالطَّيَالِسِيُّ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فتنوں کے زمانہ میں عبادت کرنے کا اجر میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہوگا۔

اسے امام مسلم، ابن ماجہ، طیالسی اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: الْعَمَلُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: زمانہ فتن میں نیک عمل کرنے کا اجر میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٠. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ ﴿وَجَعَلْنَا فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥، الرقم/٢٠٣١٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢١٢/٢٠، الرقم/٤٨٩،

٣٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٥٢٢/٢، الرقم/٣٧٩٠، والطيالسي مختصرًا في المسند، ١٠١/١، الرقم/٧٤٧، والطبراني

وَّرَحْمَةًؕ وَرَهْبَانِيَّةَ نِابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰـهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَاۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰـسِقُوْنَ۝﴾ [الحديد، ٥٧/٢٧]، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، فَقُلْتُ: لَبَّيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، ثَـلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي أَيُّ عُرَى الإِيمَانِ أَوْثَقُ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: أَوْثَقُ الإِيمَانِ الْوَلَايَةُ فِي اللهِ بِالْحُبِّ فِيْهِ وَالْبُغْضِ فِيْهِ، يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، قُلْتُ: لَبَّيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، ثَـلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّ أَفْضَلَ النَّاسِ أَفْضَلُهُمْ عَمَلًا إِذَا فَقِهُوْا فِي دِينِهِمْ، يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قُلْتُ: لَبَّيْکَ وَسَعْدَيْکَ، ثَـلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي أيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّ أَعْلَمَ النَّاسِ أَبْصَرُهُمْ بِالْحَقِّ إِذَا اخْتَلَفَتِ النَّاسُ، وَإِنْ كَانَ مُقَصِّرًا

.... في المعجم الكبير، ١٠/١٧١، ٢٢٠، الرقم/١٠٣٥٧، ١٠٥٣١، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/٣٧٢-٣٧٣، الرقم/٦٢٤، والشاشي في المسند، ٢/٢٠٣، الرقم/٧٧٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٦٩، الرقم/٩٥١٠۔

فِي الْعَمَلِ وَإِنْ كَانَ يَزْحَفُ عَلَى اسْتِهِ، وَاخْتَلَفَ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً نَجا مِنْهَا ثَلاثٌ، وَهَلَكَ سَائِرُهَا، فِرْقَةٌ وَازَتِ الْمُلُوْكَ وَقَاتَلَتْهُمْ عَلٰى دِيْنِ اللهِ وَدِيْنِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَتّٰى قُتِلُوْا، وَفِرْقَةٌ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ طَاقَةٌ بِمُوَازَاةِ الْمُلُوْكِ فَأَقَامُوْا بَيْنَ ظَهْرَانَي قَوْمِهِمْ فَدَعَوْهُمْ إِلٰى دِينِ اللهِ وَدِيْنِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَقَتَلَتْهُمُ الْمُلُوْكُ، وَنَشَرَتْهُمْ بِالْمَنَاشِيْرِ، وَفِرْقَةٌ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ طَاقَةٌ بِمُوَازَاةِ الْمُلُوْكِ وَلَا بِالْمُقَامِ بَيْنَ ظَهْرَانَي قَوْمِهِمْ فَدَعَوْهُمْ إِلَى اللهِ وَإِلٰى دِيْنِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَسَاحُوْا فِي الْجِبَالِ وَتَرَهَّبُوْا فِيْهَا فَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ اللهُ: ﴿وَجَعَلْنَا فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةًؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰـهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَاۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰـسِقُوْنَ ۝﴾ [الحديد، ٥٧/٢٧] فَالْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِي وَصَدَّقُوْنِي وَالْفَاسِقُوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بِي وَجَحَدُوْا بِي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمْ يَكُنْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ شَيءٌ إِلَّا وَهُوَ فِيكُمْ كَائِنٌ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ حَمَّادٍ وَالْمَرْوَزِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیت کریمہ: ﴿اور ہم نے اُن لوگوں کے دلوں میں جو اُن کی (یعنی عیسٰی علیہ السلام کی صحیح) پیروی کر رہے تھے شفقت اور رحمت پیدا کر دی۔ اور رہبانیت (یعنی عبادتِ الٰہی کے لیے ترکِ دنیا اور لذّتوں سے کنارہ کشی) کی بدعت انہوں نے خود ایجاد کر لی تھی، اسے ہم نے اُن پر فرض نہیں کیا تھا، مگر (انہوں نے رہبانیت کی یہ بدعت) محض اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے (شروع کی تھی) پھر اس کی عملی نگہداشت کا جو حق تھا وہ اس کی ویسی نگہداشت نہ کر سکے (یعنی اسے اسی جذبہ اور پابندی سے جاری نہ رکھ سکے)، سو ہم نے اُن لوگوں کو جو ان میں سے ایمان لائے (اور بدعتِ رہبانیت کو رضائے الٰہی کے لیے جاری رکھے ہوئے) تھے، اُن کا اجر و ثواب عطا کر دیا اور ان میں سے اکثر لوگ (جو اس کے تارک ہوگئے اور بدل گئے) بہت نافرمان ہیں○﴾ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عبد اللہ بن مسعود! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ تین مرتبہ میں نے ایسا

---

(١) أخرجه ابن حماد في السنن، ٣٨/١، الرقم/٣٦، والمروزي في السنة، ٢٥/١، الرقم/٦٧، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٠٩/١١، الرقم/٣١٣٩٦۔

کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو ایمان کے حلقوں میں سے کون سا حلقہ سب سے مضبوط ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مضبوط ترین ایمان اللہ کے واسطے دوستی ہے، اللہ کے لیے (دوسروں سے) محبت کرنا اور اللہ کے لیے (دوسروں) سے بغض رکھنا ہے۔ اے عبد اللہ بن مسعود! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ تین مرتبہ ایسا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو، کون سا شخص زیادہ فضیلت والا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک زیادہ فضیلت والا شخص وہ ہے جو ان میں عمل کے اعتبار سے افضل ہے، جب انہیں دین کی سمجھ بوجھ ہو۔ اے عبد اللہ بن مسعود! میں نے عرض کیا: میں آپ کی خدمت میں دل و جان سے حاضر ہوں۔ تین مرتبہ ایسا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ زیادہ جاننے والا شخص کون ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: زیادہ جاننے والا شخص وہ ہے جو اس وقت حق کی زیادہ بصیرت رکھتا ہے جب لوگوں میں اختلاف پیدا ہوجائے، اگرچہ وہ عمل میں کمی کرنے والا ہی کیوں نہ ہو اور اگرچہ وہ اپنی سرین کے بل ہی آگے بڑھنے والا کیوں نہ ہو۔ ہم سے پہلے لوگ بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگئے تھے۔ ان میں سے صرف تین (فرقوں) نے نجات پائی اور باقی سارے ہلاک ہو گئے۔ پہلا فرقہ وہ ہے جس نے حکمرانوں کا مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے دین اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے دین پر ان کے ساتھ قتال کیا یہاں تک

کہ انہیں شہید کر دیا گیا، دوسرا فرقہ ناجیہ وہ ہے جن کے پاس حکمرانوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں تھی، سو وہ اپنی قوم کے لوگوں میں کھڑے ہوئے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے دین اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے دین کی دعوت دی، پھر انہیں بھی حکمرانوں نے مروا دیا اور آریوں سے چیر ڈالا۔ اور تیسرا ناجیہ فرقہ وہ ہے جن کے پاس حکمرانوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت تھی نہ ہی اپنی قوم کے لوگوں میں (حق کے لیے) کھڑے ہونے کی، انہوں نے بھی لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے دین کی دعوت دی، اور پہاڑوں میں (عبادت و) سیاحت کرتے رہے اور انہی میں راہب بن کے زندگی گزار دی، یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اور ہم نے اُن لوگوں کے دلوں میں جو اُن کی (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی صحیح) پیروی کر رہے تھے شفقت اور رحمت پیدا کر دی۔ اور رہبانیت (یعنی عبادتِ الٰہی کے لیے ترکِ دنیا اور لذّتوں سے کنارہ کشی) کی بدعت انہوں نے خود ایجاد کر لی تھی، اسے ہم نے اُن پر فرض نہیں کیا تھا، مگر (انہوں نے رہبانیت کی یہ بدعت) محض اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے (شروع کی تھی) پھر اس کی عملی نگہداشت کا جو حق تھا وہ اس کی ویسی نگہداشت نہ کر سکے (یعنی اسے اسی جذبہ اور پابندی سے جاری نہ رکھ سکے)، سو ہم نے اُن لوگوں کو جو ان میں سے ایمان لائے (اور بدعتِ رہبانیت کو رضائے الٰہی کے لیے جاری رکھے ہوئے) تھے، اُن کا اجر و ثواب عطا کر دیا اور ان میں سے اکثر لوگ (جو اس کے تارک ہوگئے اور بدل گئے) بہت نافرمان ہیں○﴾ پس مومن

وہی ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور فاسق وہی ہیں جنہوں نے میرا انکار کیا۔

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور حاکم نے مذکورہ الفاظ سے اور طیالسی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا: بنی اسرائیل میں جو کچھ بھی وقوع پذیر ہوا وہ تم میں بھی ہونے والا ہے۔

اسے امام ابن حماد اور مروزی نے روایت کیا ہے۔

نوٹ: احادیث مبارکہ میں ۷۳ گروہوں کے ذکر سے بعض لوگوں کو یہ مغالطہ لاحق ہوا ہے کہ 'اتحاد اُمت' کی کوشش کرنا فرمانِ نبوی کے خلاف ہے۔ یہ سوچ گمراہ کن ہے۔ تفرقہ ہرگز امر الٰہی نہیں ہے اور نہ ہی حکم رسول ﷺ ہے بلکہ یہ اُمت کے برے احوال کی خبر ہے۔ یہ ایک پیشین گوئی ہے جیسے دیگر بہت سے اُمور کی خبر دی گئی ہے مگر ان کے خلاف جد و جہد کرنے اور ان فتنوں سے لڑنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

إِسْنَادُ الْأَمْرِ إِلٰى غَيْرِ أَهْلِهٖ وَكَوْنُ سِيَادَةِ كُلِّ قَبِيْلَةٍ مِنْ مُنَافِقِيْهَا

﴿حکومت نا اہل لوگوں کے سپرد کی جائے گی اور حکمران اور مقتدر لوگ منافق ہوں گے﴾

اَلْقُرْآن

(۱) اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًام بَصِيْرًا○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ج فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا○ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ط وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًام بَعِيْدًا○ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا

اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللهُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْکَ صُدُوْدًاo (النساء، ٤/٥٨-٦١)

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں انہی لوگوں کے سپرد کرو جو ان کے اہل ہیں، اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کیا کرو، بے شک اللہ تمہیں کیا ہی اچھی نصیحت فرماتا ہے، بے شک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہےo اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اوراپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ اَمر کی، پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لیے) اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، (تو) یہی (تمہارے حق میں) بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہےo کیا آپ نے اِن (منافقوں) کونہیں دیکھا جو (زبان سے) دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس (کتاب یعنی قرآن) پر ایمان لائے جو آپ کی طرف اتارا گیا اور ان (آسمانی کتابوں) پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری گئیں (مگر) چاہتے یہ ہیں کہ اپنے مقدمات (فیصلے کے لیے) شیطان (یعنی احکامِ الٰہی سے سرکشی پر مبنی قانون) کی طرف لے جائیں حالاں کہ انہیں حکم دیا جا چکا ہے کہ اس کا (کھلا) انکار کر دیں، اور شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ انہیں دور دراز گمراہی میں بھٹکاتا رہےo اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ (قرآن) کی طرف اور رسول(ﷺ) کی طرف آ جاؤ تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ (کی طرف رجوع کرنے) سے گریزاں رہتے

ہیںo

(۲) وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُo (إبراهيم، ١٤/٤٦)

اور انہوں نے (دولت و اقتدار کے نشہ میں بدمست ہوکر) اپنی طرف سے بڑی فریب کاریاں کیں جب کہ اللہ کے پاس ان کے ہر فریب کا توڑ تھا، اگرچہ ان کی مکّارانہ تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی اکھڑ جائیںo

(۳) وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ج اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْo (محمد، ٤٧/١٣)

اور (اے حبیب!) کتنی ہی بستیاں تھیں جن کے باشندے (وسائل و اقتدار میں) آپ کے اس شہر (مکّہ کے باشندوں) سے زیادہ طاقتور تھے جس (کے مقتدر وڈیروں) نے آپ کو (بصورتِ ہجرت) نکال دیا ہے، ہم نے انہیں (بھی) ہلاک کر ڈالا پھر ان کا کوئی مددگار نہ ہوا (جو انہیں بچا سکتا)o

(٤) فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْo اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْo

(محمد، ٤٧/٢٢-٢٣)

پس (اے منافقو!) تم سے توقع یہی ہے کہ اگر تم (قتال سے گریز کر کے بچ نکلو اور) حکومت حاصل کر لو تو تم زمین میں فساد ہی برپا کرو گے اور اپنے

(ان) قرابتی رشتوں کو توڑ ڈالو گے (جن کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مواصلت اور مُودّت کا حکم دیا ہے)o یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور ان (کے کانوں) کو بہرا کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہےo

اَلْحَدِيْث

٣١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ، قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلٰى غَيْرِ أَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امانتیں ضائع ہونے لگیں تو قیامت کا انتظار کرو۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! امانتوں

٣١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب رفع الأمانة، ٥/٢٣٨٢، الرقم/٦١٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦١، الرقم/٨٧١٤، وابن حبان في الصحيح، ١/٣٠٧، الرقم/١٠٤، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ١٠/١١٨، الرقم/٢٠١٥٠، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٣٥، الرقم/١٣٢٢، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٤/٧٦٨، الرقم/٣٨١۔

کے ضائع ہونے کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: جب اُمور نااہل لوگوں کو سونپے جانے لگیں تو قیامت کا انتظار کرو۔

اِس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وقال الحافظ ابن حجر في 'الفتح': وَالْمُرَادُ مِنَ الْأَمْرِ، جِنْسُ الْأُمُوْرِ الَّتِي تَتَعَلَّقُ بِالدِّيْنِ كَالْخِلَافَةِ وَالْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ وَالْإِفْتَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ.(۱)

حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں بیان کرتے ہیں: 'اَمر' سے مراد وہ تمام اُمور ہیں جن کا تعلق (بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی نہ کسی طور پر) دین سے ہو، جیسے حکومت و سلطنت (صدارت، وزارتِ عظمیٰ، وزارتِ علیا، گورنری اور عمومی وزارتیں)، عدلیہ اور شرعی افتاء وغیرہ۔

۳۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ،

(۱) العسقلاني في فتح الباري، ۱۱/۳۳۴، الرقم/۶۱۳۱۔

۳۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۹۹، الرقم/۶۸۷۲، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۱/۴۰۴-۴۰۵، الرقم/۲۰۸۵۲، والحاكم في المستدرك، ۴/۵۵۸، الرقم/۸۵۶۶، والبزار في المسند، ۶/۴۰۹-۴۱۰، الرقم/۲۴۳۵، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۰/۴۴۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُخَوَّنَ الْأَمِيْنُ، وَيُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ، حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ، وَقَطِيْعَةُ الْأَرْحَامِ، وَسُوْءُ الْجِوَارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ برائی اور فحش گوئی کو ناپسند کرتا ہے۔ اور اُس ذات کی قسم، جس کے قبضۂ قدرت میں (حضرت) محمد (ﷺ) کی جان ہے! قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک امانت دار کو خیانت کرنے والا اور خیانت کرنے والے کو امین نہ قرار دیا جائے اور یہاں تک کہ فحش گوئی، قطع رحمی اور بری ہمسائیگی ظاہر نہ ہو جائے۔

اس حدیث کو امام اَحمد، عبد الرزاق، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

٣٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ يُصَدَّقُ فِيْهَا الْكَاذِبُ وَيُكَذَّبُ فِيْهَا الصَّادِقُ

٣٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب شدة الزمان، ٢/١٣٣٩، الرقم/٤٠٣٦، وأبو يعلى في المسند، ٦/٣٧٨، الرقم/٣٧١٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٥١٢، الرقم/٨٤٣٩، والبزار في المسند، ٧/١٧٤، الرقم/٢٧٤٠۔

وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ قِيْلَ: وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ التَّافِهُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر بہت سے سال ایسے آئیں گے جن میں دھوکہ ہی دھوکہ ہو گا۔ اس وقت جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا۔ بددیانت کو امانت دار تصور کیا جائے گا اور امانت دار کو بددیانت اور ''رویبضہ'' یعنی نااہل اور فاسق و فاجر لوگ قوم کی نمائندگی کریں گے۔ عرض کیا گیا: 'رویبضہ' سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نااہل اور فاسق شخص جو اہم معاملات میں عوام کی نمائندگی اور رہنمائی کا ذمہ دار بن جائے۔

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔
امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: قِيْلَ: وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: اَلسَّفِيْهُ يَتَكَلَّمُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ.(۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۹۱، الرقم/۷۸۹۹،

الإِسْنَادِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ہی مروی ہے کہ عرض کیا گیا: 'رویبضہ' سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (نااہل اور) کم فہم شخص جو عوام کے اہم معاملات میں ان کی رہنمائی کا ذمہ دار بن جائے۔

اِس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: اَلْفُوَيْسِقُ يَتَكَلَّمُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ. (١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (رویبضہ سے مراد) وہ فاسق شخص ہے جو عوام کے اہم معاملات میں ان کی رہنمائی کا ذمہ دار بن جائے۔

.... والحاكم في المستدرك، ٤/٥٥٧، الرقم/٨٥٦٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣١٣، الرقم/٣٢٥٨، وأيضًا في المعجم الكبير، ولفظه: السفيه ينطق في أمر العامة، ١٨/٦٧، الرقم/١٢٣۔

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٢٠، الرقم/١٣٣٢٢، وأبو يعلى في المسند، ٦/٣٧٨، الرقم/٣٧١٥۔

اِس حدیث کو امام اَحمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا، وَإِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَأُمُوْرُكُمْ إِلٰى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْمُقْرِئُ.

حضرت ابو ہریرہ ﵁ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے حاکم نیک اور پسندیدہ ہوں، تمہارے مالدار کشادہ دل اور سخی ہوں، اور تمہارے معاملات باہمی (خیر خواہانہ) مشورے سے طے ہوں تو تمہارے لیے زمین کی پشت اُس کے پیٹ سے بہتر ہوگی (یعنی مرنے سے جینا بہتر ہوگا) اور جب تمہارے حاکم شریر ہوں، تمہارے مالدار بخیل ہوں، اور تمہارے معاملات

٣٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في النهي عن سب الرياح، ٤/ ٥٢٩، الرقم/٢٢٦٦، وابن جرير الطبري في تهذيب الآثار، ٢/ ٩٢٩، الرقم/١٣٢٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/ ١٧٦، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٢/ ١٩٠، والمقرئ الداني في السنن الواردة في الفتن، ٣/ ٦٦٣، الرقم/٣٠٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/ ٢٥٩، الرقم/٣٩٤٩۔

عورتوں کے سپرد ہو جائیں تو تمہارے لیے زمین کا پیٹ اُس کی پشت سے بہتر ہے (یعنی ایسی زندگی سے مر جانا بہتر ہے)۔

اس حدیث کو امام ترمذی، طبری، ابو نعیم اور مقریٔ نے روایت کیا ہے۔

٣٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُسَوِّدَ كُلَّ قَبِيْلَةٍ مُنَافِقُوْهَا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْمُقْرِئُ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ ہر قبیلہ (ہر جماعت اور ہر طبقہ) کے منافق لوگ اُس کے لیڈر بن جائیں گے۔

اسے امام بزار، طبرانی، مقریٔ اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما يَقُوْلُ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُوْضَعَ الْأَخْيَارُ، وَيُرْفَعَ الْأَشْرَارُ، وَيَسُوْدَ كُلَّ

٣٥: أخرجه البزار في المسند، ٤/ ٢٦٥، الرقم/١٤٣٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/ ٧، الرقم/٩٧٧١، وأبو عمرو الداني في السنن الواردة في الفتن، ٤/ ١٩٢، الرقم/٤٠٥، وذكره الديلمي في مسند الفردوس، ٥/ ٨٠، الرقم/٧٥١٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/ ٣٢٧.

قَبِيلَةٍ مُنَافِقُوهَا.(۱)

رَوَاهُ الْمُقْرِئُ وَابْنُ حَمَّادٍ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بے شک قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اچھے لوگوں کا مرتبہ پست سمجھا جائے گا اور برے لوگوں کا درجہ اونچا سمجھا جائے گا، اور ہر قبیلے کی سرداری اس کے منافق لوگ کریں گے۔

اسے امام مقریٔ اور ابن حماد نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمَرَةَ قَالَ: إِنَّمَا زَمَانُكُمْ سُلْطَانُكُمْ فَإِذَا صَلَحَ سُلْطَانُكُمْ صَلَحَ زَمَانُكُمْ وَإِذَا فَسَدَ سُلْطَانُكُمْ فَسَدَ زَمَانُكُمْ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْمُقْرِئُ.

حضرت قاسم بن مُخَيْمَرَہ بیان کرتے ہیں: بے شک تمہارے زمانے (کے حالات) کا دار ومدار تمہارے حکمرانوں پر ہے۔ جب تمہارے حکمران نیک

---

(١) أخرجه أبو عمرو الداني في السنن الواردة في الفتن، ٤/ ١٩٢، الرقم/٤٠٥، وابن حماد في الفتن، ١/٢٤٣، الرقم/٦٩١، والهندي في كنز العمال، ١٤/٢٤٠، الرقم/٣٩٦١٧۔

٣٦: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٦٢، الرقم/١٦٤٢٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ٦/٤٢، الرقم/٧٤٤٢، والمقرئ الداني في السنن الواردة في الفتن، ٣/٦٥٣، الرقم/٢٩٨۔

اور صالح ہوں گے تو تمہارا زمانہ (بھی حالات کے اعتبار سے) اچھا ہوجائے گا اور جب تمہارے حکمران بُرے ہوں گے تو تمہارا زمانہ بھی بُرا ہوگا۔

اسے امام بیہقی اور مقریٰ نے روایت کیا ہے۔

٣٧. عَنْ كَعْبٍ – يَعْنِي الْأَحْبَارَ – قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ زَمَانٍ مَلِكًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلٰى قُلُوْبِ أَهْلِهِ، فَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ صَلَاحًا بَعَثَ فِيْهِمْ مُصْلِحًا، وَإِذَا أَرَادَ بِقَوْمٍ هَلَكَةً بَعَثَ فِيْهِمْ مُتْرَفًا، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَإِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰـهَا تَدْمِيْرًا﴾.

رَوَاهُ الْمُقْرِئُ.

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الْجَلَدِ، قَالَ: يُبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مُلُوْكٌ بِذُنُوْبِهِمْ.

رَوَاهُ الْمُقْرِئُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٣٧: أخرجه المقرئ الداني في السنن الواردة في الفتن، ٦٥٣/٣ –٦٥٤، الرقم/٢٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥٩/٦، وابن حماد في الفتن، ١١٥/١، الرقم/٢٦٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٧٧/٣٩۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: يَكُوْنُ عَلَى النَّاسِ مُلُوْكٌ بِأَعْمَالِهِمْ.

رَوَاهُ ابْنُ حَمَّادٍ.

حضرت کعب بن اَحبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بے شک ہر زمانہ کا ایک حکمران ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ بندوں کے دلوں پر مبعوث فرماتا ہے (یعنی بندوں پر حکمرانی دیتا ہے)، سو جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی اصلاح کا ارادہ فرماتا ہے تو انہی میں سے کسی مصلح کو بھیج دیتا ہے اور جب کسی قوم (کی نافرمانیوں کے باعث ان) کی ہلاکت کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں عیش پرست (نام نہاد لیڈر) بھیج دیتا ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ﴿اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم وہاں کے امراء اور خوشحال لوگوں کو (کوئی) حکم دیتے ہیں (تاکہ ان کے ذریعہ عوام اور غرباء بھی درست ہو جائیں) تو وہ اس (بستی) میں نافرمانی کرتے ہیں پس اس پر ہمارا فرمانِ (عذاب) واجب ہو جاتا ہے پھر ہم اس بستی کو بالکل ہی مسمار کر دیتے ہیں○﴾۔

اسے امام مقریؒ نے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو جلد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں پر ان کے گناہوں کی پاداش میں (کرپٹ) حکمران بھیجے جائیں گے۔

اسے امام مقریؒ، ابو نعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو جلد رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے: لوگوں پر حکمران ان کے اعمال کے عوض ہوں گے (یعنی جیسے لوگوں کے اعمال ہوں گے ویسے ہی حکمران ہوں گے)۔

اسے امام ابن حماد نے روایت کیا ہے۔

٣٨. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خُذُوا الْعَطَاءَ مَا دَامَ عَطَاءٌ، فَإِذَا صَارَ رِشْوَةً فِي الدِّيْنِ فَلَا تَأْخُذُوْهُ وَلَسْتُمْ بِتَارِكِيْهِ، يَمْنَعُكُمُ الْفَقْرُ وَالْحَاجَةُ، أَلَا إِنَّ رَحَى الْإِسْلَامِ دَائِرَةٌ فَدُوْرُوْا مَعَ الْكِتَابِ حَيْثُ دَارَ أَلَا إِنَّ الْكِتَابَ وَالسُّلْطَانَ سَيَفْتَرِقَانِ فَلَا تُفَارِقُوْا الْكِتَابَ، أَلَا إِنَّهُ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يَقْضُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ مَا لَا يَقْضُوْنَ لَكُمْ إِنْ عَصَيْتُمُوْهُمْ قَتَلُوْكُمْ، وَإِنْ أَطَعْتُمُوْهُمْ أَضَلُّوْكُمْ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالَ: كَمَا صَنَعَ أَصْحَابُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ، نُشِرُوْا بِالْمَنَاشِيْرِ وَحُمِلُوْا عَلَى الْخَشَبِ مَوْتٌ فِي طَاعَةِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ حَيَاةٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ.

٣٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٩٠، الرقم/١٧٢، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/٤٢، الرقم/٧٤٩، وأيضًا في مسند الشاميين، ١/٣٧٩، الرقم/٦٥٨، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٣/١٢٥۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت معاذ بن جبل ﷛ **بیان کرتے ہیں** کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تحائف اسی وقت تک قبول کر سکتے ہو جب تک کہ وہ تحفہ رہیں۔ لیکن جب وہ دین کے حکم کے تحت رشوت بن جائے تو اُسے ہرگز قبول نہ کرو مگر (ایسا نظر آتا ہے) کہ تم اُسے چھوڑو گے نہیں کیوں کہ فقر اور ضرورت تمہیں مجبور کرے گی۔ آگاہ رہو! اسلام کی چکی بہرحال گردش میں رہے گی، اس لیے کتاب اللہ جدھر چلے اس کے ساتھ چلو (اسے اپنی خواہشات کے مطابق نہ ڈھالو)۔ آگاہ رہو! عنقریب کتاب اللہ (یعنی قرآن) اور حکومت جُدا جُدا ہو جائیں گے، پس تم کتاب اللہ کو نہ چھوڑنا۔ آگاہ رہو! عنقریب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے جو فیصلہ وہ اپنے لیے پسند کریں گے وہ دوسروں کے لیے پسند نہیں کریں گے۔ تم اگر ان کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں قتل کر دیں گے اور اگر فرمانبرداری کرو گے تو (بے دینی کے سبب) تمہیں گمراہ کر دیں گے۔ صحابہ کرام ﷡ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ایسی صورت میں) ہمیں کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے؟ فرمایا: وہی جو حضرت عیسیٰ ؑ کے اصحاب نے اختیار کیا، اُنہیں آروں سے چیرا گیا، سولی پر لٹکایا گیا (مگر وہ دینِ حق پر قائم رہے) اور اطاعتِ الٰہی میں جان دے دینا معصیت کی زندگی سے (بدرجہا) بہتر ہے۔

اِس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

كَوْنُ أَسْعَدِ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعَ ابْنَ لُكَعٍ

﴿بدنامِ زمانہ بن بدنامِ زمانہ دنیا میں سب سے بڑا شریف اور معزز سمجھا جائے گا﴾

٣٩. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ.

وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ﷺ: ثُمَّ يَصِيْرُ إِلَى النَّارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبُخَارِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ

٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٨٩، الرقم/٢٣٣٥١، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب: (٣٧) منه، ٤/٤٩٣، الرقم/٢٢٠٩، والبخاري في التاريخ الكبير، ٧/٩٦، الرقم/٤٢٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٩٧، الرقم/٦٢٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٣٩٢، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٤/٨٠٢، الرقم/٤٠٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٧٣، الرقم/٢٧٢٧، وابن أبي عاصم في الزهد، ١/٩٨، الرقم/١٩٦۔

التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت حذیفہ بن یمان ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ بدنامِ زمانہ شخص جس کا باپ بھی بدنامِ زمانہ تھا، وہ دنیا میں سب سے بڑا شریف اور معزز نہ سمجھا جانے لگے۔

امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں حضرت اُمّ سلمہ ﷺ سے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا: پھر اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

اِس حدیث کو امام اَحمد، ترمذی، بخاری، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔
امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى تَصِيْرَ لِلُكَعِ ابْنِ لُكَعٍ ...... وَقَالَ أَسْوَدُ: يَعْنِي الْمُتَّهَمَ ابْنَ الْمُتَّهَمِ.(۱)

---

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۲۶، الرقم/۸۳۰۳، ۸۳۰۵، وأيضًا، ۳/۴۶۶، الرقم/۱۵۸۶۹، والبخاري في التاريخ الكبير، ۲/۲۲۹، الرقم/۲۲۹۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۹/۱۴۱، وابن حماد في الفتن، ۱/۲۰۳، الرقم/۵۵۳، وتمام الرازي في الفوائد، ۱/۱۲۱، الرقم/۲۷۵، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۷/۲۲۰، ۳۲۰۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ حَمَّادٍ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ كَامِلِ بْن الْعُلَاءِ وَهُوَ ثِقَةٌ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک یہ دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک کہ اس کی دولت اور اقتدار بدنام ترین لوگوں کے لیے مختص نہ ہو جائے اور اسود نے کہا: یعنی بدنامِ زمانہ شخص جس کا باپ بھی بدنامِ زمانہ تھا۔

اِس حدیث کو امام احمد، بخاری نے التاریخ الکبیر میں، ابو نعیم اور ابن حماد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: امام احمد کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے کامل بن علاء کے جو کہ ثقہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ: يَقُوْلُ: لَنْ تَذْهَبَ الدُّنْيَا حَتّٰى تَكُوْنَ عِنْدَ لُكَعِ ابْنِ لُكَعٍ.(١)

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤٦٦/٣، الرقم/١٥٨٧٥، وابن حبان في الصحيح، ١١٦/١٥، الرقم/٦٧٢١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥٢٩/٧، الرقم/٣٧٧٤٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩٥/٢٢، الرقم/٥١٢، وابن أبي عاصم في الزهد، ٩٩/١، الرقم/١٩٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٧٨/٥، الرقم/٧٥٠٨، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٢٠/٧۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ یہ (یعنی اس کی دولت اور اقتدار) بدنام ترین لوگوں کے ہاتھ میں نہ آ جائے۔

اِس حدیث کو امام اَحمد، ابن حبان، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَهَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ. (۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عمر بن خطاب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بدنامِ زمانہ شخص جس کا باپ بھی بدنامِ زمانہ تھا، اس پر حکمران ہوگا۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٦٣-٦٤، الرقم/٤٦٧٧۔

اَلْحَذَرُ مِنْ فَقْدِ الشُّعُوْرِ وَاتِّبَاعِ رَأْيِ الْعَامَّةِ

﴿شعور کے فقدان کے باعث رائے عامہ کی پیروی سے بچنے کا حکم﴾

٤٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ، فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ وَكَانُوْا هٰكَذَا – وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ – قَالَ: فَقُمْتُ إِلَيْهِ. فَقُلْتُ: كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذٰلِكَ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ؟ قَالَ: اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ

٤٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الفتن والملاحم، باب الأمر والنهي، ١٠٩/٤، الرقم/٤٣٤٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥٩/٦، الرقم/١٠٠٣٣، والحاكم في المستدرك، ٣١٥/٤، الرقم/٧٧٥٨، والطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٢١٩/٣۔

صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: وَإِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ.(۱)

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: وَإِيَّاكَ وَالْعَامَّةَ.(۲)

حضرت عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِرد گرد حلقہ بنائے بیٹھے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: جب تم لوگوں کو دیکھو کہ انہوں نے وعدوں کا پاس کرنا چھوڑ دیا ہے اور امانتوں کی پروانہیں رہی - اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کی انگشت ہائے مبارک کو آپس میں پیوست کرکے فرمایا کہ (امانتوں کو لوٹنے والے گروہ) یوں گتھم گتھا ہو جائیں گے - میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے۔ اُس وقت میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت اپنے گھر میں ہی رہنا، اپنی زبان کو قابو میں رکھنا، اچھی چیز کو اختیار کرنا اور بری بات کو چھوڑ دینا۔ تم پر لازم ہے کہ (اپنے دینی و مذہبی اور معاشرتی و اَخلاقی فرائض کی کامل ادائیگی کے ذریعے) اپنی جان (کو نارِ جہنم سے بچانے) کی خصوصی فکر کرنا اور رائے عامہ کی پیروی کو چھوڑ دینا (بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

(۱) أخرجه المقرئ في السنن الواردة في الفتن، ۲/۳٦۳، الرقم/۱۱۷، وأيضًا، ۳/۵۷٦، الرقم/۲۵٦۔

(۲) أخرجه المقرئ في السنن الواردة في الفتن، ۲/۳٦۵، الرقم/۱۱۸، وأيضًا، ۳/۵۷٤، الرقم/۲۵٤۔

کے حکم کی پیروی کرنا)۔

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، طحاوی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (اس وقت) عامۃ الناس کی رائے کی پیروی سے بچنا۔

ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عامۃ الناس کی رائے کی پیروی اِختیار نہ کرنا (بلکہ حق کا ساتھ دینا)۔

طُوْبٰى لِقَوْمٍ يُصْلِحُوْنَ عِنْدَ فَسَادِ النَّاسِ

﴿فساد کے وقت اِصلاح کا فریضہ ادا کرنے والوں کے لیے مبارک باد﴾

٤١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ عِنْدَهُ: طُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ، فَقِيْلَ: مَنِ الْغُرَبَاءُ؟ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أُنَاسٌ صَالِحُوْنَ فِي أُنَاسِ سُوْءٍ كَثِيْرٍ، مَنْ يَعْصِيْهِمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يُطِيْعُهُمْ.

وَفِي رِوَايَةٍ: وَقَالَ: طُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ، طُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ،

٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٧٧/٢، الرقم/٦٦٥٠، وأيضًا، ٢٢٢/٢، الرقم/٧٠٧٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٤/٩، الرقم/٨٩٨٦، وابن المبارك في المسند، ١٢/١-١٣، الرقم/٢٣، وأيضًا في الزهد، ٢٦٧/١، الرقم/٧٧٥، والآجري في الغرباء، ٢٢/١، الرقم/٦، والبيهقي في الزهد الكبير، ١١٦/١، الرقم/٢٠٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٤٩/٢، الرقم/ ٣٩٣٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٦٤/٤، الرقم/٤٨١٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٥٩/١٠۔

طُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ، فَقِيْلَ: مَنِ الْغُرَبَاءُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَاسٌ صَالِحُوْنَ فِي نَاسِ سَوْءٍ كَثِيْرٍ، مَنْ يَعْصِيهِمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يُطِيْعُهُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالآجُرِيُّ وَالْفَسَوِيُّ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: وَأَحَدُ إِسْنَادَي الطَّبَرَانِيّ رُوَاتُهُ رُوَاةُ الصَّحِيْحِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اجنبیوں کو مبارکباد ہو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اجنبی کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بہت زیادہ برے لوگوں (کے ہجوم) میں وہ نیک لوگ (جو معاشرے میں بدی اور شر کے غلبہ کے باوجود حق اور نیکی پر استقامت سے قائم رہیں گے)، ان کی مخالفت کرنے والوں کی تعداد ان کی اطاعت کرنے والوں سے بہت زیادہ ہوگی۔ (مراد یہ ہے کہ یہ ایسا دور ہوگا جس میں دین پر عمل کرنے والے لوگ معاشرے میں اَجنبی لگیں گے۔)

ایک اور روایت میں فرمایا: اجنبیوں کے لیے مبارک باد ہو، اجنبیوں کے لیے مبارک باد ہو، اجنبیوں کے لیے مبارک باد ہو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اجنبی کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: برے لوگوں کے معاشرے میں نیک لوگ؛ ان کی مخالفت کرنے والے، ان کی

اطاعت کرنے والوں سے زیادہ ہوں گے۔

اس حدیث کو امام اَحمد، طبرانی، ابن مبارک، آجری اور فسوی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے فرمایا: امام طبرانی کی دو اسانید میں سے ایک کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔

وَفِي رِوَايَةٍ: قِيْلَ: وَمَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: قَوْمٌ يُصْلِحُوْنَ حِيْنَ يُفْسِدُ النَّاسُ.(۱)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْمُقْرِئُ.

ایک روایت میں ہے: عرض کیا گیا: اجنبی کون لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو لوگوں کے فساد (میں مبتلا ہونے) کے دور میں (ان کی) اِصلاح کی جد و جہد کریں گے۔

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور مقرئ نے روایت کیا ہے۔

(۱) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۸۳/۷، الرقم/۳٤۳٦۸، والمقرئ الداني في السنن الواردة في الفتن، ۶۳۶/۳، الرقم/۲۹۱۔

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

١. القرآن الحکیم۔

٢. **آجری**، ابو بکر محمد بن حسین بن عبداللہ (م ٣٦٠ھ)۔ **الشریعۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء۔

٣. **آجری**، ابو بکر محمد بن حسین بن عبداللہ (م ٣٦٠ھ)۔ **الغرباء**۔ الکویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٤. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ شیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٥. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦. **-الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٧. **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ/۸۳۰-۹۰۵ء)۔ **المسند** (البحر الزخار)۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

٨. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **دلائل النبوہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

٩. **-الزهد الكبير**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۹۹۶ء۔

١٠. **-السنن الكبرى**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

١١ **-شعب الإيمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

١٢. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

١٣. **تمام رازی**، أبو القاسم تمام بن محمد الرازی (۳۳۰-۴۱۴ھ)۔ **کتاب الفوائد**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۱۲ھ۔

١٤. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

١٥. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ

الرسالہ،۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۱۶. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۷. **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۱۸. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **تاريخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۹. **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-۳۸۵ھ/ ۹۱۸-۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۲۰. **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱-۲۵۵ھ/ ۷۹۷-۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۲۱. **دانی**، ابو عمرو عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید بن عمر اُموی مقری (۳۷۱-۴۴۴ھ/ ۹۸۱-۱۰۵۲ء)۔ **السنن الوارده فی الفتن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱۴۱۶ھ۔

٢٢. **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/ ۸۱۷-۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

٢٣. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٢٤. **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ (۱۶۱-۲۳۷ھ/ ۷۷۸-۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٢٥. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٢٦. **شاشی**، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

٢٧. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/ ۷۷۶-۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

٢٨. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی

(۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **مسند الشاميين**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۲۹. —**المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۳۰. —**المعجم الصغير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۳۱. —**المعجم الكبير**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۳۲. **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴-۳۱۰ھ/۸۳۹-۹۲۳ء)۔ **تهذيب الآثار**۔ قاہرہ، مصر: مطبعۃ المدنی۔

۳۳. **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹-۳۲۱ھ/ ۸۵۳-۹۳۳ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۳۴. **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/۷۵۱-۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۳۵. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/۸۲۲-۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۳۶. —**الزهد**۔ القاہرہ، مصر: دار الزیات للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

٣٧. -السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

٣٨. **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/۷۴۴-۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٣٩. **عبد بن حمید**، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

٤٠. **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹- ۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

٤١. **فریابی**، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (۲۰۷-۳۰۱ھ)۔ **صفة المنافق**۔ کویت: دار الخلفاء الکتاب الإسلامی، ۱۴۰۵ھ۔

٤٢. **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲-۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجه**۔ بیروت، لبنان: دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

٤٣. **ابن قیسرانی**، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (۴۴۸-۵۰۷ھ/ ۱۰۵۶-۱۱۱۳ء)۔ **تذکرة الحفاظ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ۔

٤٤. **ابن ماجہ**، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۷-۲۷۵ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔

السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۴۵. **مالک**، ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳-۱۷۹ھ/ ۷۱۲-۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۴۶. **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸-۱۸۱ھ/ ۷۳۶-۷۹۸ء)۔ **المسند**۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۷ھ۔

۴۷. **مروزی**، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (۲۰۲-۲۹۴ھ)۔ **السنہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۰۸ھ۔

۴۸. **مسلم**، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶-۲۶۱ھ/۸۲۱-۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۴۹. **مقدسی**، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (۵۴۱-۶۰۰ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النھضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۵۰. **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

٥١. **نسائی**، ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء+حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٥٢. -السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٥٣. **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/ ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٥٤. **نعیم بن حماد**، ابوعبداللہ المروزی (م: ۲۸۸ھ)۔ الفتن۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ التوحید، ۱۴۱۲ھ۔

٥٥. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٥٦. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔